ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن

حصۂ اوّل

عریضۂ خاور

الموسوم بہ

معروضات مستنیر

بجواب

ارشادات منیر

مؤلفہ

میرزا احمد سلطان گورگانی مصطفوی چشتی ابن میرزا محمد مظفر بخت بہادر ابن میرزا محمد شاہرخ بہادر ابن حضرت ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ غازی نور اللہ مرقدہ

در مطبع اصلاح مقام کھجوہ ضلع سارن طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ و علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین
اما بعد یہ عریضۂ خاور رہو جو بجواب عم معظم مکرم حافظ مرزا محمد منیر الدین
صاحب ایدہ اللہ لکھا گیا ـ غرض اسکی محض حفاظت اسلام ہی اور احقاق
حق ـ خدا کرے کہ باعث ہدایت خلق ہو واللہ علیٰ کل شیٔ قدیر ـ

عالیجناب عمو صاحب فیض رسان حافظ میرزا محمد منیر الدین صاحب قبلہ مدظلہ

آداب نیاز ـ جناب کی بزرگی تو مین پہلے ہی سے تسلیم کیے ہوئے تھا صرف
اظہار رشتہ کی کسر تھی تو وہ بھی نوازش نامہ زیر جواب سے حل ہو گئی ـ
الحمد للہ ـ آیندہ اسکا التزام رہیگا انشاء اللہ تعالےٰ ـ مجموعہ سخن شاہزادگان
دہلی اگر شایع ہو جاتا بہتر تھا لیکن فی الواقع دقت سے خالی نہین ـ جانے
دیجیے ـ مذہبی مضمون کے باب مین جو جو ارشادات فرمائے ہین اُن کے
جوابات معروضات مستنیر کی سرخی سے پیش کیے جاتے ہین لیکن افسوس
کہ جناب نے بغیر نقل سوال جوابات تحریر فرمائے ہین جس کے لطف حقیقی
سے محروم رہ گیا نہین معلوم ہو سکتا کہ مین نے کیا عرض کیا تھا جس کا یہ
جواب عنایت ہوا ہے اگر عریضہ مستنیر کے جواب سے بھی سلسلہ قائم فرمایا جائے
تو احسان و کرم ہے ـ

ارشاد منیر اسلام پر دو بڑے سخت حملے ہین - مگر خدا کے فضل سے اسلام
نابود نہین ہو سکتا - آپکو کس نے مجبور کیا کہ اعتراضات مخالفین کے جوابات
دیجیے - جواب نہ دینے مین کیا نقصان ہے دینے مین کیا فائدہ سیکڑون کتابین
رد و تردید مین لکھی گئین کچھ نتیجہ نہ نکلا - اب آپکا عزم کیا اُمور مابہ النزاع کا تصفیہ
کردیگا اگر نہ کریگا تو دماغ بیہودہ بحث خیال باطل لبت کا نتیجہ برآمد ہوگا -

معروضہ مستنیر معترضین علی الاسلام کا رد ہر مسلمان پر واجب ہی اور
بجہت محبت اسلام جواب دینے پر ہر کلمہ گو مجبور ہے اور جوابات دینے نہ
دینے کا نقصان و فائدہ اور سیکڑون کتب رد و تردید کا نتیجہ نہ نکلنا اسکی نسبت
یہ عرض ہے کہ ہر زمانہ مین کسی قوم کے چھوٹے بڑے عالم جاہل نے ملکر
مخالف مذہب کی بطور مناظرہ تردید نہین کی فرداً فرداً کی ہے ویسا ہی اُسکا
نتیجہ بھی فرداً فرداً برآمد ہوا ہے لیکن جناب کا منشأ رد و تردید مخالفین سے یہ
پایا جاتا ہے کہ جب کسی شخص واحد کا رد کیا جائے تو اُس مخالف کے جملہ
اہم عقائد و اہم مذہب کی اصلاح ہو جانی چاہیے اور اُن سب کو ترک مذہب
کرکے اُس ناصح کے مذہب کو قبول کرلینا ضروری ہے ورنہ رد و تردید کا نتیجہ
جناب والا کے نزدیک نہ نکلے گا تو ایسا نتیجہ تو پیغمبران اولوالعزم اور مرسلان
شرایع کے نصائح سے بھی نہین نکلا بلکہ اکثر مواقع پر بجائے اثر نیک کے یہ
نتیجہ برآمد ہوا کہ پیغمبرون کے معجزات کے مشاہدات کرکرکے لوگ اُنکو مجنون
و ساحر بتانے لگے اور ہمارے پیغمبر خدا سے ذکر معراج سُنکر بعض صحابہ مرتد ہوگئے
جیسا کہ تاریخ کامل ابن اثیر جزری مین ہے وارتد الناس من امن
بہ وصدق یعنے جن سابقین اولین نے رسالت کی تصدیق کی تھی اور
ایمان لائے تھے وہ مرتد ہوگئے اور ایسے ہی کئی واقعات مدینہ کے ہین
جن کا پتہ ان آیات سے لگتا ہے ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا
ثم کفروا (پارہ ۵) اور یا ایہا الرسول لا یحزنک الذی یسارعون

فی الکفر من الذین قالوا اٰمنا بافواہھم ولم تؤمن قلوبہم (پارہ ۶)
اور یاایہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ وغیرہ
ہان بعض پر نصائح مرسلین کا اثر ہوتا تھا ویسا ہی رد و تردید مخالفین کا
اثر اب بھی ہوتا رہتا ہی کہ اُن سے بعض نفوس راہ پر آجاتے ہین پس ردمخالفین
کا اثر اب بھی ہوتا رہتا ہی کہ اُن سے بعض نفوس راہ پر آجاتے ہین پس
ردمخالفین کا یہہ ہی نتیجہ ہے۔

اور جملہ ادیان و ملل کا ایک ہو جانا یا مذہبی اُمور ما بہ النزاع کا تصفیہ تو یہ
مشیت خدا کے خلاف ہے جیسا کہ قرآن مین ہے ولو شاء لجعلکم امۃ
واحدۃ یعنے خدا چاہتا تو سب کو ملت واحد پر کر دیتا - اور فرداً فرداً شخصی تصفیہ
رد و تردید سے ظاہر و باطن ہوتا رہتا ہے جس کے لیے علماء و محبان اسلام
جانین مار مار کر قلم فرسائی کرتے رہتے ہین پس ایسے نیک کام کی نسبت دماغ
بیہودہ بحث و خیال باطل بستا جیسے مکروہ الفاظ مناسب نہین - ہان جن کو
محبت اسلام نہین وہ ان نزاعون کو فضول بکواس سمجھتے ہین جناب والا کو
ایسے مکروہ الفاظ سے پرہیز چاہیے -

ارشاد منیر دونون حملون کی آپنے یہ صراحت کی ہے کہ ایک حملہ عیسائیونکا
قرآن شریف کی تحریف کے متعلق ہے دوسرا حملہ فرقہ شیعہ کا خلفا کے متعلق
مین یہ کہتا ہون کہ پہلے کو اسلام سے تعلق ہے دوسرا حملہ شخصی ہے اسلام سے
تعلق نہین ہے انتہی بلفظہ -

معروضہ مستنیر من حیث المجموع دونون حملے اسلام پر ہین کیونکہ بانئی اسلام
نے فرمایا ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر یعنے اقتدا کرو
اُنکا جو میرے بعد ابوبکر و عمر ہین اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ
الخفا مقصد اول کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے (تا آنکہ بعلم الیقین دانستہ شد کہ
اثبات خلافت این بزرگواران اصلی است از اصول دین تا وقتیکہ این اصل را

محکم نگیرند ہیچ مسئلہ از مسائل شریعت محکم نشود زیرا کہ اکثر احکامے کہ در قرآن عظیم مذکور شدہ مجمل است بدون تفسیر سلف صالح مجمل آن نتوان رسید انتہی بلفظہ تعجب ہے یک نشد دو بلکہ سہ شد جناب تو معاملہ خلفاء کو غیر اسلام اور شخصی فرماتے ہین اور محدث ممدوح اُنکی خلافتون کو اصول دین اسلام فرماتے ہین اور سلف صالح بھی صرف ذات شیخین کو بتاتے ہین اور اُنکی خلافت کو خلافت نبوت یا ان لینے کی یہ مجبوری ظاہر فرماتے ہین کہ اگر نہ مانون تو مسائل شریعت مستحکم نہین ہوتے اور قرآن بھی بیکار ہو جاتا ہے جسکے حملہ کو آپ بھی حملہ اسلام مانے ہوئے ہین تو اب فرمائیے کہ یہ دونو حملے اسلام پر ہین یا ایک حملہ۔ چونکہ جناب والا مذہب شیخین رکھتے ہین اس لیے خلفاء کے حملہ کو غیر اسلام فرمانا درست نہین۔

ارشاد منیر آپنے لکھا ہے دونون کی تردید ہونی چاہیے۔ مین آپ سے موافق ہون بیشک ہونی چاہیے اور یقین ہے کہ آپ کی مزید کوشش سے تمام دنیا مین ایک مذہب ایک خیال ہو جائے گا جہانتک جلدی ممکن ہو کیجیے انتہی بلفظہ

معروضہ مستنیر خدا کرے کہ جناب والا مجھ سے موافق ہو جائین تو مین شکر خدا بجا لاؤن اور اپنے سچے معین کے بل پر اب سے بہت زیادہ خدمت اسلامی کرون اور تمام دنیا کے ہم خیال ہونیکی نسبت تو مین آیہ و لو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ پیش کر چکا ہون۔

ارشاد منیر اپنے لکھا ہے کہ اسناد جمع کیے مگر تحریف قرآن کی تردید مین ناکامی ہوئی (مگر) حرف استثنا ہی ثابت ہے۔ بمقابلہ شیعہ آپ کو کامیابی ہوئی اور آگے چلکر اس مین بھی ڈانوان ڈول پائے گئے یہ استثنا سراسر لغزش ٹھرا۔ خطوط مین ایسی لغزشین تو تالیف و تصنیف مین کیا ہوتا ہوگا کوئی مقوی دماغ دوا استعمال کرین انتہی بلفظہ۔

معروضہ مستنیر لحن و تصحیف اور نقص و تحریف کے اسناد جمع کرنا جھوٹ نہین اگر ارشاد ہو گا تو ملاحظہ مین پیش کیے جائینگے اور یہ جو ارشاد ہوا ہے

(مگر) حرف استثنا ہے ثابت ہی تو اس ثابت کو مین نہین سمجھا اگر اس سے یہہ
مراد ہے کہ تحریف ثابت ہے تو میرے موافق ہے اور اگر اس ثابت سے
یہ مراد ہے کہ عدم تحریف ثابت ہے تو قرآن مجید کلام الٰہی ثابت نہین ہوتا
کیونکہ اسکے قبل کے کلام الٰہی توریت وانجیل ممکن التحریف تھے جن مین باوجود
ہزاران محافظان معصوم کے امتہ نے تحریف کر دی دوم قرآن اپنی تحریف
پر خود ناطق ہے جیسا کہ معروضات نمبر ۷ - ۸ - ۹ سے واضح ہوگا لہذا یہ
ثابت بہ کثرت علما معتبر کے خلاف ہے -
اب رہا یہ امر کہ بمقابلہ شیعہ کامیابی ہوئی اور آگے چلکر اس مین بھی ڈانوان
ڈول پائے گئے تو اسکی نسبت یہہ عرض ہے کہ اس ہی ڈانوان ڈول حالت
کی تبدیلی اور دفع خلجان کے خیال سے جناب والا سے جنگ نامہ صحابہ کے
اسناد طلب کیئے تھے لیکن جناب کے بخل شدید نے مجھے اُس سے محروم رکھا
یا جناب والا بھی علما اہل سنت کی طرح اُن سے محروم ہین یا اکذب الناس
واقدی اور محمد بن اسحاق دجال جیسے لوگون کی سندون سے جنگ نامہ لکھا گیا ہی
پس بلحاظ شرم جناب والا واقف کارون سے اُسے چھپاتے ہین -
ارشاد منیر پہلے خط مین کسی اور کے نام سے میرا مسدس طلب کیا تھا
اب اپنا نام ظاہر کیا معلوم نہین کہ وہ سچ تھا یا یہہ سچ ہے بہر حال ایک بات
ضرور غلط ہے انتہے بلفظہ -
معروضہ مستنیر جناب والا کو شاید معلوم نہین کہ کذب بیان خلاف واقع
کا نام نہین ہے علما اہل سنت نے اُس بیان مطابق واقعہ کو بھی کذب
فرمایا ہے کہ جس سے خلق مین فساد پھیلے اور صاحب فتح القدیر نے مسایرہ
مین لکھا ہے کہ کذب قبیح بنفسہ نہین اسی سبب سے امکان کذب کا جواز
خدای تعالے کی نسبت بھی تجویز کیا ہے اور ہمارے زمانہ مین ایسے کذب
کو پولیٹیکل چال کہتے ہین اور یہہ بالکل حلال و خیر ہادر ہے چنانچہ حضرت

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ازالۃ الخفا مقصد اول کے صفحہ ۲۲۸ مین ہی۔

اگر عمر نے اپنے زمانہ موت مین یہ نہ کہا ہوتا کہ رسولخدا نے ابوبکر کو خلیفہ (نہین) بنایا ہی تو کسیکو نہ معلوم ہوتا لیکن جب عمر نے اپنے زمانہ وفات مین یہ کہا کہ اگر ہم کسیکو خلیفہ بنائین تو اُسنے بھی خلیفہ بنایا ہی جو ہم سے بہتر تھا (یعنی ابابکر) اور جو نہ بنائین تو اُسنے بھی خلیفہ نہین بنایا جو ہم سے بہتر تھا یعنے رسولخدا پس صحابہ نے جان لیا کہ ان

فلولا مقالة قالها عمر عند وفاته لم يشك المسلمون ان رسول الله صلعم قد استخلف ابابكر ولكنه قال عند وفاته ان استخلف فقد استخلف من هو خير مني فعرف الناس ان رسول الله صلعم لم يستخلف احدا۔

دونون مین سے کسی کو رسول خدا نے خلیفہ نہین بنایا انتہے محصلاً۔

اس سند سے معلوم ہوا کہ شیخین اور اُن کے دوستون نے عام لوگون مین یہ مشہور کر رکھا تھا کہ رسول خدا نے ہم دونون کو اپنا جانشین بنایا ہے پندرہ برس کے بعد جب خلافت کی جڑ مضبوط اور دشمنان پیغمبر قوی ہوگئے اُسوقت عام طور پر معلوم ہو گیا کہ یہ جھوٹی کارروائی تھی پس متبعان شیخین کو کسی جھوٹے پر اعتراض کا حق نہین۔

شاہ صاحب کی یہ عبارت آب زر سے لکھکر یاد رکھنے کے قابل ہے کیونکہ اس سے پولٹیکل جھوٹ کا جواز ثابت ہوتا ہے الغرض جناب نے دونون مین سے ایک معروضہ پر بھی اپنا جنگ نامہ نہ دیا افسوس کہ رسولخدا کے بعد سے سنہ ۱۳۱۳ ہجری تک شیعہ اپنے مذہبی مضامین براہ تقیہ اپنے مذہبی مضامین چھپانے لگے۔ سچ ہے از ماست کہ بر ماست۔

ارشاد منیر عیسائیون کی تردید کی آپ کو ہمت نہ ہوئی بہت دور اندیشی

سلہ امام شافعی نے فرمایا کہ واقدی نے بیس ہزار حدیثین رسول خدا پر بنالین (میزان ذہبی)

سلہ امام مالک ابن اسحاق صاحب سیرۃ کو دجال فرمایا کرتے تھے (الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ)

سے کام لیا ورنہ عیسائیون کے مقابلہ مین جو لوگ کچھ لکھتے ہین اُن مین سے
بعض کے محبوس ہونے کا ذکر آپنے بھی سنا ہوگا اور جوابات لکھنے کے واسطے
لاکھون روپیہ کے کتب خانہ کی ضرورت ہے صرف ہلدی کی گرہ پر پنساری کی
دوکان ٹھیک نہین ۔ کیا تمام دنیا کی کتابین آپ دیکھ چکے جو یہ لکھا کہ کسی کتاب
سے پتا نہین چلتا ۔ آپ کے پاس ہونگی تو چند کتابین ہونگی اُن سے کام نہین
نکل سکتا اور جز معاش کے سبب وسیع کتب خانہ ممکن نہین ایسی صورت
مین یا کسی کتاب سے نقل مطالب کیجائے گی یا کسی سے سنا جائے گا تو وہ بقید
تحریر آئے گا انتہی بلفظہٖ ۔

معروضہ مستنیر اگر مین اپنے عریضہ کی نقل رکھ چھوڑتا یا جناب والا اُسکو
نقل فرما کر جواب دیتے تو مین ان مطاعن کا جواب دیتا یا جناب سے مکابرہ
مقصود ہوتا تو کچھ عرض کر دیتا لیکن ہان دنیا کی تمام کتب کی نسبت یہ عرض ہے
کہ ایسا مقدور تو دنیا کے کسی عالم متبحر کو میسر نہین ہوا اور نہ کسی قطع ارض
کے بادشاہ کو تاہم دنیا مین رد و تردید کا سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت
رہنا ہوتا ہے ۔ اب رہا میرا یہ کہنا کہ کسی کتاب سے پتا نہین چلتا تو یہہ فقرہ
بر زبان علما معتبر ہے یا تتبع کتب معتبرہ کا وثوق جو اعلے الکتب مذہبی
کی سیر شبا روزی سے میسر ہوا ہے ۔ اب رہا نقل مطالب کسی کتاب سے نقل
کرنا تو نقل سے دنیا کی کوئی کتاب بلکہ کوئی تحریر خالی نہین خواہ وہ ارضی ہو
یا سماوی اور جو کسی سے سنا مطلق بے اعتبار ہے تو ایسے خیال کا شخص انسانیت
سے نہین بلکہ حیوانیت سے بھی خارج ہے ۔

ارشاد منیر دیکھیے صحاح ستہ کو فالنامہ بنا رکھا ہے قرآن شریف پر
قیاس توراۃ کا صحیح نہین اور نیز دوسرے قیاسات بھی صحیح نہین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کئی صحابہ کو حفظ ہوگیا تھا ۔ اللہ جل شانہ
فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنے قرآن شریف ہم نے

اُتارا اور ہم اُسکے محافظ ہین انتہی بلفظہ

معروضہ مستنیر خدائے تعالےٰ اہل ایرآن و توران وغیرہم کے درجات عالی کرے کہ اُنھون نے مصائب سفر اُٹھا اُٹھا کر اور قدما کے ہمزاد احادیث موطا مسندات سے انتخاب کر کر کے احادیث وسیر جمع و تالیف کین جو آج مسلمان قال اللہ و قال رسولؐ و قال فلان ابن فلان کہہ رہے ہین اور جو یہہ فالنامے نہ ہوتے تو مسلمان درگور تو ہو ہی چکے تھے مسلمانی در کتاب بھی نہ رہتی اور یہ قرآن شریف پر توریت کا قیاس صحیح نہ ہونا بلکہ دوسرے قیاسات کا بھی صحیح نہ ہوتا جو ارشاد ہوا ہے تو جناب نے یہ دعوی بے دلیل لکھا ہے ۔ ہم پوچھتے ہین کہ قرآن کیا توریت و انجیل کی طرح کلام الٰہی نہین پس جب اُن مین تحریف ہو گئی تو کیا اس مین تحریف ممکن نہین دوم یہہ قرآن و احادیث کے بھی خلاف ہے ملاحظہ فرمائیے تحریف قرآن کی پیشین گوئیان یریدون ان یبدلوا کلام اللہ یعنے وہ لوگ کلام الٰہی کے بدلنے کا ارادہ کرتے ہین اور اب احادیث طرف توجہ فرمائیے

تفسیر کشاف مین ہے آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم بنی اسرائیل کے فرقون سے بہت مشابہ ہو بیشک تم اُن کے قدم بہ قدم چلوگے

انتم اشبہ الامم ببنی اسرائیل لترکبن طریقہم حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ غیر لا ادری اتعبدوا العجل ام لا

مگر مین یہ نہین جانتا کہ تم گوسالہ پرستی بھی کروگے یا نہین انتہے محصلاً

ترمذی جلد دوم مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے ۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری اُمت پر وہی زمانہ آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا یہ بالکل اُن کے قدم بقدم چلینگے حتی کہ اگر کسی بنی اسرائیل نے

قال قال رسول اللہ صلعم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان منہم من اتی

اپنی مان سے برا کام لااعلان کیا ہے تو میری اُمت مین بھی ایسا شخص ہوگا جو یہ کام کرے انتہیٰ محصلاً۔

امه علانیة لکان من امتی من یصنع ذلك۔

مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب تغیر الناس صفحہ ۴۰۳ مین بحوالہ صحیحین ابی سعید

آنحضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا بیشک تم اپنے اگلون کے طریق پر چلوگے بالشت ساتھ بالشت کے ہاتھ ساتھ ہاتھ کے (یعنے بہ جمیع وجوہ موافقت کروگے) یہانتک کہ اگروہ سوسمار کے سوراخ مین گرے ہین تو تم بھی جاؤگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اگلون سے مراد یہود ونصارے ہین آپنے فرمایا اور کون انتہیٰ محصلاً۔

قال رسول اللہ صلعم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب اتبعتموھم قیل یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن۔

اب ان احادیث متواترہ کو قرآن سے تطبیق دیجیے دیکھیے سورہٗ انشقاق مین ہے فلا اقسم بالشفق واللیل وما وسق والقمر اذا اتسق لترکبن طبقا عن طبق یعنے مین قسم کھاتا ہون شفق شام کی اور رات کی جسے جمع کیا اور چاند کی جب پورا ہوا البتہ تم چلوگے اُنکے قدم بقدم انتہیٰ محصلاً پس اب نتیجہ نکالیے کہ قرآن مین تحریف ہوئی یا نہین اور اس مقام پر لطف خاص یہ بھی ہے کہ جامعان وکاتب قرآن قبل اظہار اسلام یہودی تھے اور بعد قبول اسلام حضرت فاروق اور حضرت عثمان کو یہودیت سے رغبت رہی چنانچہ زمانہ پیغمبر خدا مین حضرت فاروق کا یہ قصہ مندرجہ صحاح وغیرہ مشہور بین العلما ہے کہ ایک دن حضرت فاروق آنحضرتؐ کے سنانے کے واسطے توریت لائے اور سنانے لگے آنحضرت کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا حضرت ابوبکر

نے جتایا کہ اے عمر یہ کیا حرکت ہے اُس موقع پر آنحضرت نے فرمایا۔

قسم جس کے قبضہ مین میری جان ہے اگر موسےٰ ظاہر ہو جائین تو تم اُن کی پیروی کروگے اور مجھے چھوڑ دوگے پس تم گمراہ	والذین نفسی بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل۔

ہو جاؤگے انتہےٰ محصلاً۔ باوجود اس امتناع شدید کے حضرت فاروق کی رغبت توراۃ سے قطع نہین ہوئی چنانچہ اتقان سیوطی صفحہ ۱۵ مین ہے

زمانہ خلافت مین حضرت فارق توراۃ سننے یہود کے پاس جایا کرتے تھے۔	ان عمر یاتی الیہود فیسمع منہم التوراۃ۔

اسی طرح حضرت عثمان کو مذہب یہود سے رغبت تھی چنانچہ آپنے توریت کا ترجمہ زبان عربی مین کیا تھا اور اس ترجمہ کے کاتب و بیض بھی زید بن ثابت تھے جو کاتب قرآن تھے۔

دوم نائلہ یہود ن آپ کی زوجہ بیوہ عثمانی مین زندہ اور صاحب اولاد موجود تھی جس کی بطن کی اولاد سے آپ کی نسل دنیا مین پھیلی غالباً ان ہی وجوہ پر حضرت عائشہ نے اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا کہا ہو تو تعجب نہین اور اس خیال ومذاق کے اور بھی بہ کثرت صحابہ تھے کیونکہ الناس علی دین ملوکہم چنانچہ ایسے لوگون کو حضرت ابن عباس توریت کی تحصیل ورغبت سے روکتے تھے اور فرماتے تھے کہ قرآن مین کیا کچھ نہین جو تم لوگ توریت کی باتین سیکھتے ہو (بخاری) اور کعب احبار یہودی زمانہ فاروق مین ایسا عالم متبحر تھا کہ اُس سے بہ کثرت صحابہ علم دین سیکھتے تھے ان تطبیقات کے علاوہ حضرت موسےٰ سے قرآن مین آنحضرت کو پوری تشبیہ دیگئی ہے اور آنحضرت نے اپنی اُمت دعوت کو یہود سے تشبیہ دی ہے پس ان مجموعہ اسناد پر دعوے سے کہا جاتا ہے کہ

جو شخص سچا مسلمان ہے وہ خدا و رسول کی ان قسمون کو سچا جانکر تحریف قرآن
کا قائل و معتقد ہو گا اور جو بہ تکلف مسلمان ہے وہ قرآن کو تحریف سے
محفوظ سمجھے گا۔

اچھا اب آیہ لترکبن طبقاً کی تفسیر ملاحظہ ہو فخر رازی نے لکھا ہے ان
یکون المعنی لترکبن سنت الاولین من کان قبلکم فی التکذیب
بالنبوۃ والقیامۃ یعنے لترکبن کے یہ معنے ہونگے کہ بیشک تم امم سابقہ
کے طریق پر چلوگے تکذیب نبوت و قیامت مین انتہی۔

پھر اسی وجہ رابع مین فخر رازی نے لکھا ہے کانہ خطاب للمسلمین
بتعریف تنقل الاحوال بہم یعنے یہ خطاب ہے مسلمانون سے اُن کے
احوال کے متغیر ہونے مین انتہی اور صاحبان مدارک و کشاف نے بھی
اسی کے قریب قریب لکھا ہے اور تاج العروس شرح قاموس مین عوامہ
اعرابی کا قول ہے الطبق الامۃ بعد الامۃ کے [یعنی الطبق] معنے اُمۃ بعد اُمۃ کے
ہین پس ان دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کے سمجھنے کے بعد قول خدا یحرفون
الکلم عن مواضعہ یعنے کلمات توریت کو اُنکے جائے سے ہٹاتے ہین
اور لترکبن طبقاً عن طبق کو تطبیق دیجیے اور دیکھیے کہ توریت کا
قیاس قرآن پر ہو سکتا ہے یا نہین۔

قیاس وہان مقبول ہوتا ہے جہان نص نہو اور یہان قرآن مین تحریف
ہونے کے نصوص موجود ہین پس قیاس مردود ہے۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ مین نے کچھ نظائر بربادی قرآن کے پیش کیئے تھے
منجملہ سورۂ بقر کے آیہ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون
کل امن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ ۔ لا نفرق بین احد
من رسلہ بھی پیش کی تھی جس سے یہ ظاہر کیا تھا کہ فقرہ لا نفرق
بین احد من رسلہ فقرات ماقبل کے سیاق معنے سے بالکل جدا ہے پس

اسکا جواب جناب والا نے کچھ نہین دیا۔
اچھا دو آیہ اور بھی ملاحظہ ہون ایک آیہ سورۂ نساء وان خفتم الا تقسطوا
فی الیتمی فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع
کو ملاحظہ فرمائیے اس مین شرط تو یہ ہے کہ اگر تمکو خوف ہو اس بات کا کہ تم یتیم
عورتون سے عدل نہ کرسکوا ور جزا اُس کی یہ کہ پس کرو تم نکاح جس عورت
سے چاہو دو دو تین تین چار چار پس اس شرط و جزا مین کوئی مناسبت
نہین کیونکہ قابل جماع عورت صفت یتیم سے خارج دوم عدالت تمام ازواج
سے کرنی پڑیگی یتیم و غیر یتیم کی قید سے ضرورت ہے۔
دوسرے آیہ سورۂ مائدہ اتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا ملاحظہ فرمائیے کہ جس آیت مین اس فقرہ کو ٹھونسا ہے
اُس جگہ پر یہ فقرہ بے ربط ہے اسی سبب سے فخر رازی وابوسعود نے اس
فقرہ کو جملہ معترضہ لکھا ہے الغرض قرآن مین ایسے اسقام اور بھی
ہین جن سے دعوے قرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا
مٹتا ہے اور تحریف بھی ثابت ہوتی ہے۔
پیغمبر خدا کے زمانہ کے حفاظ کا جو ارشاد ہوا ہے وہ بیشک درست
ہے لیکن جامعان ثلاثہ مین سے نہ کوئی حافظ قرآن تھے نہ ماہر قرآن اور نہ
کاتب قرآن حافظ و ماہر تھے بلکہ محرف قرآن تھے چنانچہ کنز العمال مین
ہے۔ ایک دن حضرت عمر ہمراہ ابی بن کعب زید بن ثابت کے گھر گئے بعد اذن
داخل مکان ہوئے اُسوقت زید کا سر اُنکی لونڈی کے ہاتھ مین تھا اور
وہ کنگھی کر رہی تھی زید نے اپنا سر اُس کے ہاتھ سے الگ کر لیا اور کہا آپنے
مجھے ہی کیون نہ بلا لیا۔
حضرت عمر نے فرمایا یہ وحی نہین کہ
جس مین اپنے دل سے کچھ گھٹاتے

فقال عمر لیس هو بوحی حتی
تزید فیه او تنقص ما هو شئ

بڑھاتے رہو ہم ایک مشورہ کرنا چاہتے ہین اگر اُس رائے مین شریک ہو تو بہتر والا کچھ حرج نہین پس زید نے اُس

نتقراءہ ان رایتنی ووافقتنی تبعتہ والالا یئن علیک شیٔ فابی زید فخرج مغضبًا۔

رائے سے انکار کیا اور عمر وہان سے غضبناک نکلے انتہے محصلاً۔

مقام غور ہے کہ جب حضرت فاروقؓ کو کاتب قرآن کی یہ صفت معلوم تھی کہ وہ کلام خدا مین زیادتی و نقصان کرتا ہے اور پھر اُسی کو اپنی زندگی تک عہدہ کتابت پر مامور رکھا اور پھر عثمان غنی نے بھی اُسی محرف قرآن کو کاتب قرآن بنایا اس سے ثابت ہو گیا کہ جامعان قرآن ہی محرف قرآن تھے ورنہ کاتب کی کیا مجال تھی کہ بادشاہ وقت کے خلاف کتابت قرآن کرتا

جامعان قرآن قرآن سے ایسے نابلد تھے کہ جب جنگ یمامہ مین کئی سو حفاظ مارے جاچکے جس پر قرآن کے ضائع ہونے کا اندیشہ صرف حضرت فاروق کو ہوا اور جمع قرآن کے لئے کمیٹی ہوئی اور بعد کد و کاوش حضرت فاروق کی رائے پاس ہو گئی تو حضرت فاروق در مسجد پر جا بیٹھے اور آتے جاتے سے پوچھ پوچھ کر آیات قرآنی جمع کرانے لگے **دوم** جو حفاظ جنگ یمامہ وغیرہ مین شہید ہو چکے تھے اُنکی یاد کی بعض آیات و سورہ اُنکے ہی ساتھ دفن ہو گئین **سوم** حفاظ مشہور کہ جن سے قرآن سیکھنے کا حکم پیغمبر خدا نے دیا تھا یعنے ابی بن کعب۔ عبداللہ بن مسعود۔ معاذ بن جبل۔ سالم مولی خدیفہ ان مین سے کسی کو جمع قرآن مین شریک نہین کیا گیا اور نہ حضرت علیؑ کو اور نہ ان حضرات سے پوچھا نہ مشورہ کیا گیا **چہارم** ہر آیت کے پیش ہونے پر دو گواہ طلب کئے جاتے تھے ایک یا تنہا صحابی کی پیش کردہ آیت جمع قرآن نہ کیجاتی تھی پس اسی طریق پر قرآن تخمینًا چودہ سال تک جمع ہوتا رہا اور اُسی قران ناقص کی ہزاروں نقلیں ہوتی رہین ابھی کامل نہ ہوا تھا کہ حضرت فاروق کا انتقال ہو گیا۔ محققین کے نزدیک

اُن ناقص قرآنون کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی۔

پھر خلافت عثمانی کے چند سال گذرنے پر کاتب قرآن زید بن ثابت کی تحریک کے سبب اُسی طریق اور ترکیب سے مکرر قرآن جمع ہونا شروع ہوا یعنے وہی ایک ایک سے پوچھ پوچھ کر اور اس دفعہ بھی پھر وہی زید محرف قرآن کاتب قرآن بنائے گئے اور حفاظ صحابہ شریک جمع قرآن نہین کیے گئے بلکہ ایک ناواقف قرآن غیر قریشی کاتب قرآن کا مددگار بنایا گیا اگر حضرات شیخین پیغمبر خدا کے لکھوائے ہوئے قرآن یا حفاظ صحابہ کے کسی قرآن کی نقل کرا دیتے جو پیغمبر خدا کے زمانہ تے لکھے ہوئے تھے تو شبہ و احتمال کی گنجائش نہوتی یا حضرت عثمان ہی قرآن شیخین کے نقول کرا کے ممالک مین تقسیم کرا دیتے مگر ایسا نہین کیا گیا بلکہ کتب کثیرہ سے واضح ہوتا ہے کہ جو کسرین شیخین سے رہ گئین تھین اُنکو حضرت عثمان نے پورا کیا پھر اس غضب پر اور یہہ اضافہ ہوا کہ جب حضرت عثمان لاکھون قرآن جلا کر چل بسے تو اُن کے بہنوئی مروان بن الحکم نے اپنے زمانہ امارت مدینہ خلافت معاویہ مین ام المومنین حفصہ کے انتقال کے بعد عبد اللہ ابن عمر سے شیخین کا جمع کیا ہوا قرآن طلب کر کے پہلے اُسے پرزے پرزے کیا اور پھر اُسے جلا ڈالا (ابی داؤد۔ کنز العمال ص ۲۷۹ در منثور جلد ۳ ص ۲۹۶)۔

یہہ یاد رہے کہ سلف صالحین مین سے حضرات شیخین محرق احادیث رسول اللہ تھے حضرت عثمان و مروان محرق کلام اللہ۔

اول صحابہ عموماً زشت خط تھے جس خط کی تقلید تبرکاً برسون ہوتی رہی (مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۳۹۶) **دوم** جنگہائے کثیرہ مین جو لوگ مارے گئے اُنکی یاد کا قرآن ہاتھ نہ آیا نہ اُنکا کہ جنھون نے ترک مدینہ کیا **سوم** بزمانہ عثمان جمع قرآن مین جو حروف سہو کتابت سے رہ گئے جنکی نسبت حضرت عثمان نے فرمایا تھا کہ عرب خود درست کر لینگے اُنکی درستی کی کوئی خبر

کسی کتابت مین نہین چہارم جو قرآن سات حرفون پر نازل ہوا تھا جیساکہ صحاح وغیرہ مین ہے اُسکو حضرت عثمان نے گھٹا کر ایک حرف پر کردیا جس کی شکایت قاتلان و بلوائیان عثمان نے یہ کی تھی قالوا نقمنا علیک انک جعلت الحروف حرفا واحدا یعنے صحابہ نے کہا کہ ہم اس بات کا بدلا لیتے ہین کہ تونے کئے حرفون کو گھٹا کر ایک حرف رہنے دیا (ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۲۴۱) پنجم بلا امتیاز تقدیم منسوخ و تاخیر ناسخ قرآن کو خلط ملط کردیا چنانچہ تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ۴ صفحہ ۶۵ مین ہے

کہ عبداللہ بن زبیر کے سامنے عثمان کی یہ شکایت پیش کی جب لوگون نے عثمان کو خلیفہ بنایا تو اُنھون نے چراگاہون کو اپنے لیئے خاص کرلیا یعنے صرف خاص بنالیا اور اپنے رشتہ داردن کو حاکم بنایا اور درہ موقوف کرکے کوڑہ ایجاد کیا اور کتاب خدا کو پارہ پارہ کیا انتہی محصلاً۔

ثم ان الناس استخلفوا عثمان فحمی الاحماء واثر القربی واستعمل لنفی و رفع الدرۃ ووضع السوط ومزق الکتاب۔

ششم جمع قرآن عثمانی کے تخمیناً پچاس سال بعد بزمانہ عبدالملک بن مروان نصر بن عاصم نے حروف قرآن پر نقطے ایجاد کیے۔ ہفتم حجاج بن یوسف ثقفی ظالم امیر عبدالملک نے الفاظ قرآن پر اعراب لگائے (دیکھو وفیات الاعیان ابن خلکان جلد اول صفحہ ۱۲۵) و ریھر مختلف زمان و مکان مین رکوع۔ ربع۔ نصف اور اقسام اقسام کے علامات آیات قرآن ایجاد ہوتی رہین پس قرآن مشہود کے ابتداے نزول سے صدی دوم تک کی یہہ نہایت مختصر تاریخ ہے۔

ابجد العلوم نواب صدیق حسن خان کے صفحہ ۵۷۴ مین ہے کہ متوکل باللہ عباسی نے اپنے عامل کو لکھاہے کہ جتنے ذمی تمھارے ہان ہین اُنکا

شمار کر کے لکھو لیکن سہو کاتب سے بجائے (حص کے (خص) لکھا گیا اور (خص کے معنی خصی کرنا پس عامل نے تمام ذمیون کو خصی کرنا شروع کیا جو کئے ہزار تھے وہ سب مر گئے صرف دو بچے انتہی پس غور فرمایئے کہ ایک نقطے کی غلطی سے کتنے خون ناحق ہو گئے اور جس صورت مین کہ قرآن پر نقطے اور اعراب لگانے والے دشمنان عترت رسولؐ تھے تو اُنھون نے کن کن فضائل پیغمبرؐ و علیؑ و حسنینؑ کا خون نہ کیا ہوگا کہ جن مین سے بعض کا دعوے آج شیعہ و سنی کرتے ہین اور مخالف سنیت کے سبب ہم اُن سب کو کاذب جانتے ہین۔

بکثرت دھوکہ باز مولوی قرآن کے محفوظ رہنے کی سند مین آیہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون پیش کرتے حالانکہ ضمیر له پیغمبر خدا کی طرف راجع ہے چنانچہ معالم التنزیل بغوی کے صفحہ ۵۰۸ تفسیر آیہ مذکو مین لکھا ہے۔

لفظ له مین ضمیر ہا راجع ہے پیغمبر خدا کیطرف یعنی خدا نے فرمایا کہ ہم پیغمبرؐ کے محافظ ہین اُن لوگون سے جو بدی کا ارادہ کرتے ہین جیسا کہ واللہ یعصمك من الناس مین فرمایا یعنے اے محمدؐ اللہ بچائے گا تجھے لوگون سے انتہی محصلاً۔

وقيل الهاء فى له راجعة الى محمد اى لمحمد حافظون ممن ارادہ بسوء كما قال جل ذكرہ والله يعصمك من الناس۔

اور تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۳۸۰ مسئلہ رابع تحت آیہ مذکورہ مین تو اس دھوکہ بازی کا خاتمہ ہی کر دیا ہے یعنے صاحب تفسیر مذکور نے فرمایا کہ آیہ موصوف سے حفاظت قرآن کا دعوے مہمل ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے ایک شی کا ثابت کرنا اُسی شی سے یعنے یہ دور ہے اور دور باطل ہے الغرض اسلام کے اعلے طبقہ کے مفسرین نے آیہ موصوف مین لحافظون کو متعلق بہ پیغمبر بیان کیا ہے چونکہ اس آیہ کے معنی و مراد مین عام غلطی پھیل گئی ہے اسلیئے اس کی کچھ صراحت کر دیجاتی ہے۔

احتمال اول آیہ انا نحن نزلنا الذکر مین ذکر سے مراد پیغمبر خدا ہین اور ایسا خطاب آنحضرت کی نسبت اور بعض آیہ سے بھی معلوم ہوتا ہے چنانچہ سورۂ طلاق مین ہے۔

قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم ایات اللہ مبینت۔	یعنے اللہ نے اتارا تمھاری طرف رسول وہ تم پر اللہ کے آیات ظاہر پڑھتے ہین انتہی محصلاً

اس آیہ مین بہ اتفاق مفسرین ذکر سے مراد پیغمبر خدا ہین ہی

تو آیہ انا نحن نزلنا الذکر مین بھی ذکر سے مراد آنحضرت ہین اور اُن سے ہی لحافظون متعلق ہے اور اس وعدہ کے مطابق قیام مکہ۔ زمانہ ہجرت۔ بدر۔ احد۔ خندق۔ حدیبیہ۔ فتح خیبر۔ حنین۔ تبوک وغیرہ مقامات مین خدا نے پوری حفاظت کی اور وہ وعدہ پورا ہو چکا لہذا قرآن مشہود سے لحافظون متعلق نہین۔

احتمال دوم بالفرض اگر ذکر سے مراد قرآن ہے تو لحافظون متعلق بہ نسیان پیغمبر ہے یعنے جو آیات بموجب آیہ نزل بہ الروح الامین علی قلبک قلب پیغمبر پر نازل ہوئین تو فی الحقیقہ لحافظون اُن ہی سے متعلق ہے اور پیغمبر خدا اُسے بھول نہین سکتے کیونکہ اُنکا خدا محافظ ہے اور پیغمبر کے نہ بھولنے کا ثبوت سورۂ اعلیٰ مین ہے سنقرئک فلا تنسی یعنے پڑھائین گے تم کو اے محمد پس تم نہ بھولوگے۔ پس اسی سبب پیغمبر خدا اُسے نہ بھول سکے اسوجہ سے لحافظون کا وعدہ صحیح ہے لیکن ایفائے وعدہ کی یہ صورت ہمارے موافق ہے اور جناب والا کے مخالف کیونکہ آپ کا خیال بعد پیغمبر خدا قرآن مشہود کی حفاظت کا ہے۔ کیونکہ آپ تو اسکے قائل نہین کہ رسول اللہ ایک پورا قران بھول گئے تھے۔

احتمال سوم بالفرض اگر ذکر سے مراد قرآن ہے تو وہ لوح محفوظ مین محفوظ ہے جیسا کہ سورۂ بروج مین ہے بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ۔

احتمال چہارم - اگر حفاظت قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جس کی نسبت پیغمبر خداؐ نے فرمایا -

مین تم مین دو قابل قدر چیزین چھوڑے جاتا ہون ایک کتاب خدا دوسرے اپنی عترت اگر ان سے تم متمسک رہوگے تو گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونون آپس مین جدا نہ ہونگے حوض کوثر تک انتہے محصلاً -

انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض -

پس لن تاکیدی بتاتا ہے کہ قرآن اہلبیتؑ سے جدا نہوگا اور قیامت تک اُنکی ہی ساتھ رہیگا پس وہ قرآن محفوظ ہے نہ کہ قرآن مشہود -

نکتہ بکثرت علماء اہلسنت اور دارمی نے اپنے سنن مین حضرت حسان بن ثابت سے روایت کی ہے -

کہ جسطرح جبرئیلؑ پیغمبر خداؐ پر قرآن نازل کرتے تھے اُسی طرح حدیث پہنچاتے تھے انتہی محصلاً -

قال کان جبرئیل ینزل علی النبی بالسنة کما ینزل علیه القرآن -

اور اس حدیث کی تطبیق سورہ نجم کے آیات ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی سے ہوتی ہے چونکہ ان محکمات سے ثابت ہے کہ پیغمبر خداؐ کا ارشاد ارشادِ خدا ہے اور ارشاد خدا ارشاد پیغمبر ہے لہذا اس قطعی الدلالت سے ثابت ہوگیا کہ حسب ارشاد لن یفترقا حتی یردا علی الحوض قرآن عترت ہی کے ساتھ ہے اور اُن کے ہی پاس رہ کر تحریف سے محفوظ ہے -

احتمال پنجم - اگر عترت والے قرآن کی حفاظت ہوگئی تو خدا کی حفاظت قرآن ثابت ہوگئی اور اگر لحافظون سے مراد تمام موجودہ قرآنون سے ہے تو قرآن کی غلط کتابت سے بھی حفاظت باطل ہو جاتی ہے اور ایسے قرآن

دنیا میں بہ کثرت ہیں کہ جن میں کتابت کی غلطیاں ہیں اس سے ثابت ہی کہ قرآن مشہود سے لحافظون متعلق نہیں۔

احتمال ششم اگر درحقیقت لحافظون قرآن مشہود سے متعلق ہے تو ایسے عقیدہ کے لوگوں کو قرآن کی تصحیح کی ضرورت نہیں اُس کو خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے خدا اپنے ذمہ کی آپ درستی کرے گا انسان ضعیف البنیان امداد خدا کا مکلف نہیں اور جو کوئی شخص قرآن عظیم کی تصحیح کا ارادہ کرے تو وسوسہ شیطانی ہے۔

جناب عمر صاحب قبلہ غور فرمائیے کہ باستثنا رجناب امیر جملہ صحابہ کے قرآن اور جناب عبداللہ بن مسعود کا قرآن جو زمانہ پیغمبر کا جمع کیا ہوا تھا یہ سب اور نیز ممالک دور دست کے قرآن جو آبادی مدینہ کے باہر چھ ماہ تک جمع ہوتے رہے جنکی تعداد لاکھوں تھی پھر یہ سب ایک دفعہ ہی جلا دیے گئے جس کے شعلے آسمان تک بلند ہوئے اور کئی دن تک وہ آگ نہ بجھ سکی اور خدا صاحب نے باوجود وعدہ لحافظون کے اتنا نہ ہو سکا کہ دو چھینٹے پانی کے برسا کر اُن قرآنوں کو جلنے سے بچاتے اور اپنی حفاظت کا وعدہ پورا کرتے اب ہم پوچھتے ہیں کہ اُن قرآنوں میں آیہ شریفہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون تھی یا نہ تھی اگر تھی تو خدا پر غلبہ عثمانی ثابت اور خدا کی مجبوری یا وعدہ خلافی ظاہر اور جو یہ آیت اُن قرآنوں میں نہ تھی تو الحاقی ہے جس سے حفاظت قرآن کا استدلال لغو ہے۔

نکات بدیہی بطور دفع دخل

ا۔ قرآن محرف ہونے سے ممدوح نہیں ہو سکتا کیونکہ بحیثیت تنزیل ممدوح ہی۔
۲۔ حکمات قرآن کم نہیں ہوئے صرف مفصلات کم ہوئے ہیں بعض فضائل پیغمبر اور اکثر فضائل عترت اور جملہ اسمائے منافقین و کفار باستثنار ابولہب

بنظر صیانت خلافت کم کر دیے گئے جنکے گواہ کتب تفاسیر و صحاح وغیرہ ہین پس محکمات سے ہمیر حجت خدا ثابت ہے اور آئمہ اطہار اور اُن کے پیرو محکمات قرآن ہی سے کام چلاتے رہے اور اُن ہی کے اشارات سے کمی مفصلات کا پتا دیتے رہے جیسا کہ معروضہ ۹ سے معلوم ہوگا پس محکمات قرآن کے محفوظ رہنے پر کہا جائے گا کہ قرآن محفوظ ہے کیونکہ لفظ حفظ مطلق ہے اگر بعض قرآن کی حفاظت ہوگئی تو قرآن مشہود کی حفاظت ثابت ہوگئی۔

۳۔ اگر کمی قرآن کو قدح ایمان و اسلام قرار دیا جائے گا تو جو صحابہ قبل نزول آیہ اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا مرگئے یا راہ خدا مین شہید ہوگئے تو وہ سب ناقص الایمان قرار پائینگے کیونکہ اُن سب کی وفات کے بعد قرآن کامل ہوا تھا۔

۴۔ اگر محرفان کلام الٰہی کو خارج الاسلام قرار دیا جائیگا تو یہود کو مذہب موسوی سے خارج اور خدا پر جھوٹی نسبت موسویت کے لگانیکا الزام قائم ہوگا ہان محرفان کلام الٰہی کی اتنی تنقیص ضرور کرنی پڑیگی کہ اُنکو اُمت دعوۃ مین شمار کیا جائے گا نہ اُمت اجابت مین۔

۵۔ قرآن اور ایمان و اسلام مین بحیثیت ظاہر ضروری ملازمت نہین کیونکہ قبل نزول کروڑون مومن گذرے ہین جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے۔

اور نہ کتب عقاید مین قرآن کے ناقص یا کامل ہونے پر عقیدہ رکھنے کی شرط ایمان و اسلام ہے صرف کتب اربعہ کو منجانب اللہ جان لینا کافی ہے۔

چونکہ بربادی قرآن کا دعوے بغیر بحث تحریف کے ثابت نہین ہوسکتا اس لئے بطور اجمال وہ بھی لکھ دیجاتی ہے۔

بحث تحریف

تحریف گردانیدن سخن و چیزے را از وضع و حالت خود (غیاث اللغات ص ۹۳) اور ایسی تبدیلی کو ہمارے محاورہ مین اُلٹ پلٹ کردینا بولتے ہین لیکن اس لفظ کا استعمال صدیون سے کلام الٰہی کے لئے ہو رہا ہے اسلئے علماء نے واقعات جمع قرآن کے لحاظ سے تحریف کو چار اقسام پر منقسم کیا ہی کمی زیادتی تبدل تغیر اگرچہ ان چارون مین سے ہر ایک دو دو قسم پر ہوسکتی ہے یعنے لفظی و معنوی لیکن تحریف معنوی تجہیل بحث نہین کیونکہ اصل کلام مین فرق نہین آتا صرف معانی و مراد کا تغیر ہوتا ہے پس تحریف صرف الفاظ سے متعلق ہوتی ہے جس کی چار قسمین بیان ہوئین اور ان چارون اقسام کی تحریف قرآن مشہود مین ثابت ہے چنانچہ اسکے ثبوت مین بعض اسناد پیش کیے جاتے ہین جو میرے نزدیک جامع و مانع ہین ملاحظہ ہون شرح مقاصد تفتازانی کے صفحہ ۱۸۶ مین ہے۔

اور تو پائیگا اس قرآن مین اُن اختلافات کو جو اصحاب قرأت سے سنا گیا ہی زیادہ بارہ ہزار ہین انتہی محصلاً	وانت تجد فیہ من الاختلاف المسموع من اصحاب القرءة ما یربی علی اثنا عشر الفا۔

کبریت احمر امام محی الدین ابن عربی تحت آیہ انما حرم علیکم المیتة والدم الخ ص ۱۴۳ مین ہے۔

اگر اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ قلوب ضعفاء پر کیا اثر ہوگا اور نا اہلوں مین حکمت شائع کرنے کا الزام عاید ہوگا تو بیشک ہم اُن تمام آیات کو بتادیتے جو مصحف عثمانی سے ساقط ہوئین انتہی محصلاً۔	لولا ما یسبق القلوب الضعیفة ووضع الحکمة فی غیر اهلها لبینت جمع ما سقط من مصحف عثمان۔

دیکھیے تحریف عثمانی کے سبب علماء اہلسنت نے کلام الٰہی کو مصحف عثمانی کہا ہی جو بیاض عثمانی کا ہم درجہ ہے۔

نکتہ۔ شیعہ قرآن محرف کی اشاعت بذریعہ حفظ اسی سبب زیادہ نہین کرتے کہ اس مین اعانت تحریف ہے۔ ادائے پنجگانہ کی مجبوری سے چند سورتین حفظ کرنی پڑتی ہین تو وہ اُن چھوٹی چھوٹی سورتون سے ادائے پنجگانہ کرتے ہین کہ جن پر احتمال قوی ہے کہ اُن مین تغیر و تبدل و کمی زیادتی نہین ہوئی۔ مگر دشمنان خدا پر امام حجت کے لئے بہت سے شیعہ حافظ بھی موجود

بخاری کتاب التفسیر باب من قال لم یترک النبی الا ما بین الدفتین مین ابن ضریس سے مروی ہے۔

وہ کہتے ہین کہ عبداللہ بن عمر یہ بات پسند نہین کرتے تھے کہ کوئی یہ کہے کہ مین نے سارا قرآن پڑھا اور فرماتے تھے جو جاتا رہا تو قرآن موجودہ اسکا ایک حصہ ہی انتہی محصلاً۔

اخرج ابن الضریس من حدیث ابن عمر انہ کان یکرہ ان یقول الرجل قرءت القران کلہ و یقول منہ قران قد رفع۔

معالم التنزیل تفسیر سورۂ توبہ اور در منثور سیوطی مین ہے۔

ابن عمر نے فرمایا کہ کوئی شخص یہ دعویٰ نہ کرے کہ مین نے پورا قرآن حاصل کیا اُسکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ پورا قرآن ہے بیشک قرآن مین سے بہت جاتا رہا ہان یہ کہے کہ جو کچھ قرآن موجود ہے اُسے حاصل کیا انتہی محصلاً۔

عن ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت القران کلہ ما یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قران کثیر ولکن یقل قد اخذ ما ظہر منہ۔

دیکھیے ابن عمر کا یہ افسوس آیات منسوخہ کی نسبت نہین کیونکہ حدیث مین قد ذہب ہے اگر آیات منسوخہ کے ضائع ہونے کا یہ افسوس ہوتا تو

توبھی اورہ عرب قد نسخی ہوتا دوم فتح الباری شرح بخاری مین جو یہ روایات
ہین کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر تھی اور اب وہ نصف پارہ کے قریب
رہ گئی ہے سوم در منثور سیوطی مین ہے کہ سورہ مشدیدہ۔ سورہ حفد قرآن کی
سورتین تھین اب وہ قرآن مین نہین اسیطرح صدہا ہتین ہین جنسے سورہ کی
کمی اور بہت سے سورتونکا نکل جانا ثابت ہے۔

تو ایسے جلد دعاوی کو لغو نہین جاننا چاہیے۔ نہین معلوم ہو سکتا کہ قرآن کیا تھا
زیادتی بخاری کتاب التفسیر سورہ واللیل مین ابراہیم سے منقول ہے۔

ابراہیم کہتے ہین کہ عبداللہ ابن مسعود
کے شاگرد ابو درداء انصاری صحابی
کے پاس حسب الطلب گئے ابو درداء
نے کہا تم مین سے کون شخص ابن مسعود
کی قرائت جانتا ہے ہم نے کہا ہم سب
جانتے ہین ابو درداء نے کہا تم مین عمدہ
حافظ کون ہے پس علقمہ کی طرف اشارہ
کیا ابو درداء نے کہا کہ ابن مسعود واللیل
اذا یغشی کسطرح پڑھتے تھے علقمہ نے
کہا والذکر والانثی ابو درداء نے کہا
مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے بھی
رسول اللہ سے ایسا ہی سنا ہے اور

قدم اصحاب عبد اللہ علی ابی
درداء قال فطلبہم فوجدہم
فقال ایکم یقرء علی قرءۃ
عبد اللہ قلنا کلنا قال ایکم
احفظ فاشاروا الی علقمہ
فقال کیف سمعتہ یقرء واللیل
اذا یغشی قال علقمہ والذکر
والانثی قال اشہد انی سمعتہ
النبی صلعم یقرء ہا ہکذا و
ہؤلاء یریدون علی
ان اقرء ما خلق الذکر والانثی
واللہ لا اتابعہم۔

یہان کے لوگ یعنے اہل شام چاہتے ہین کہ مین اس طرح پڑھون واللیل اذا
یغشی والنہار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثی واللہ مین اہل شام کی
پیروی نہ کرونگا انتہی محصلہ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ والنہار اذا تجلی وما خلق الحاقی الفاظ ہین

اور صحیح مسلم - ترمذی کتاب التفسیر - مسند امام احمد حنبل مین بھی یہہ حدیث
ان ہی الفاظ و سند سے ہے قرینہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو درداء کی
یہ دریافت زمانہ معاویہ مین ہو تو عجب نہین ہے۔
کنز العمال مین ہے کہ حضرت فاروق سورۂ اخلاص اسطرح پڑھا کرتے تھے
قل ھو اللہ احد الصمد الخ اور اب اللہ الصمد ہے۔
تبدل درمنثور سیوطی مین ابن عباس سے مروی ہے کہ سورہ بنی اسرائیل
مین وقضی ربک کی جگہہ ووصی ربک تھا اگر خدا کا حکم قضا عبادت
کے لیے ہوتا تو کوئی جاندار غیر اللہ کے پرستش نہ کر سکتا - کاتب انکہہ گیا اور
بعض حدیث مین ہے کہ سیاہی کا لوندا گرا اور لوگ ووصی ربک کو قضی
ربک پڑھنے لگے اور فتح الباری وغیرہ مین ہے کہ حضرت فاروق سورۂ
جمعہ مین فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا کرتے تھے اور اب فاسعوا الی ذکر اللہ
ہے اور ایسے تبدیلات بکثرت ہین۔
تغیر سورۂ مدینہ کا سور مکیہ پر مقدم ہونا ہی دلیل تغیر کافی ہے ان کے
علاوہ اعراب کے تغیرات کثیر ہین مثلاً سورۂ توبہ کے آخر مین لقد جاءکم
رسول من انفسکم بفتح فا و سین تھا جس سے تمام عرب پر پیغمبر خدا کی
شرافت و بزرگی ثابت ہوتی تھی اور اب قرآن مین انفسکم بضم فا و کسر
سین ہے جس کے معنے یہ ہوئے کہ آیا رسول جو تم مین سے ہے اور ایسے نظائر
اور بھی بکثرت ہین۔
الغرض ثابت ہوگیا کہ تحریف لفظی کی چارون قسمین قرآن مشہود مین ثابت
ہین اور خدا و رسول دونون کی پیشین گوئیان قرآن کے محرف ہونیکے
متواترات سے ہین لہذا جناب والا کی منصف مزاجی سے امید ہے کہ آیندہ
عدم تحریف قرآن کا دعوے نہ کرینگے۔
ارشاد منیر اس آیت (وانا لہ لحافظون) کے متعلق تفسیر دیکھیے

بعد حضرت کے کوئی معصوم کیون نہ تھا خود حضرت علیؑ موجود تھے اب اُنکو آپ جو کچھ
کہین۔ عیسائیون پر تہمت ہے۔ کوئی بیدین منافق جو بصورت ظاہری مسلمان
سمجھا جاتا ہوگا وہ قرآن پر اعتراض کرتا ہوگا یا اُسکا ہم طریق عیسائی حضرت
کے زمانہ مین بھی کفار ایسے ہی اعتراض کیا کرتے تھے۔ عیسائیون کو بدنام
نہ کرو دیکھو کتاب لائف محمدؐ اسکا مؤلف نہایت متعصب عیسائی تھا اور
عیسائیت کا اُسی کے وقت سے زور ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ قرآن شریف
بے کم و کاست وہی ہے جو حضرت پر نازل ہوا اور بیشک کلام خدا ہے
اُس نے دوسرے عیسائیون کا قول بھی اسی طرح نقل کیا ہے دیکھیے کتاب
ریویو آف برلی جنز جلد پنجم و ششم۔ ضرورت کے وقت تنزیل حسب موقع
ہوئی اور بیہ کتب سے ثابت ہے کہ ترتیب صحیح ہے مثل ترتیب لوح محفوظ
اور جسکی ترتیب مین حضرت علیؑ بھی شریک تھے صاحب علم لدنی اُسکے متعلق
کسیطرح کا شک نہین ہوسکتا انتہی محصلاً۔

معروضہ مستنیر۔ بہلا قرآن کی نسبت کوئی مسلمان بغیر تفسیر دیکھے
نقص نکال سکتا ہے کیا جناب والاہی کو ادعائے اسلام ہے اور کسیکو نہین۔
کیا صحابہ و تابعین اور علماء و صلحاء کہ جنھون نے نقائض قرآن جمع کرکے
لکھے ہین و معاذاللہ کیا سب کے سب کافر تھے یا وہ اس مسئلہ سے جاہل
تھے اب رہا جناب امیرؑ کا معصوم ہونا تو یہ آپنے مجھے رافضی سمجھکر کہا ہو حالانکہ
جناب امیرؑ ہمارے عقیدہ مین معصوم نہین ہین مگر محفوظ ضرور ہین جو درجہ
جامعان قرآن کو میسر نہ تھا و علی التنزل اگر جناب امیرؑ کو معصوم بھی فرض
کیا جائے تو جب انبیاء کی عصمت مانع تحریف توریت وغیرہ نہ ہوئی تو عصمت
امام کیونکر مانع تحریف قرآن ہوسکتی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
بعد حفاظت توریت کے لیئے بہ کثرت انبیاء مبعوث ہوتے رہے لیکن تحریف
کرنے والون نے تحریف کرہی دی جس کی تحریف کے جناب والاہی معتقد ہین۔

اور جناب امیر کا زمانہ جمع قرآن مین ہونا مسلم لیکن جمع قرآن شیخین یا عثمان
مین شریک ہونا محض غلط و بہتان - اسکا ثبوت جناب کے ذمہ ہے -
بیدین منافق کافرون کے اعتراضات قرآن پر ایسے ہوتے تھے جیسا کہ
سورۂ زخرف مین ہے -

یعنے قریش کہتے تھے یہ قرآن ان دونون بستیون
یعنے مکہ و طائف کے کسی بڑے آدمی پر
کیون نہ نازل ہوا انتہی -

وقالوا لولا نزل هذا القران
علی رجل من القریتین
عظیم -

یا آنحضرت نے بزبان خدا کفار کی شکایت کی ہے -

یعنے ہماری قوم نے اس قرآن کو
بکواس سمجھا -

ان قومی اتخذوا هذا القران
مهجورا -

پس مسلمانون کے اعتراضات قرآن پر اس قبیل و معانی کے نہین ہین کہ
وہ بھی آنحضرت کو محل نزول قرآن کا اہل نہین جانتے یا قرآن کو مثل دندنہ
جانتے ہین بلکہ اُن کے اعتراضات قرآن پر کمی - زیادتی - تبدل - تغیر
کے ہین جس کی غایت یہہ نکلے گی کہ جامعان قرآن سے عمدا یا سہوا جمع قرآن
مین خطا ہوئی -

جناب والا نے اس فقرہ مین کچھ مخبوط الحواس لوگون کی باتین لکھی ہین
یعنے اگر کوئی بیدین منافق قرآن پر اعتراض کرتا ہوگا یا اُسکا ہم طریق عیسائی
کچھ فاصلہ کے بعد لکھا ہے عیسائیون کو بدنام نہ کرو اور پھر کتاب لائف محمد
مولفہ عیسائی کو اپنے ثبوت دعوے مین پیش کیا ہے کہ اُسکے نزدیک قرآن
بے کم و کاست ہے جو حضرت پہ نازل ہوا تھا اور وہ عیسائی یہہ بھی لکھتا ہے
کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور بقول جناب اُس عیسائی نے اور عیسائیون کا بھی
مقولہ ایسا ہی لکھا ہے ان بے ربط مجہول المناسبۃ فقرون سے اصلاح دماغ
کی ضرورت پائی جاتی ہے - لیکن عیسائیون کے محامد کا پلہ بھاری ہے

اس سبب سے قیاس چاہتا ہے کہ جیسے بعض صحابہ یہودیون سے اسلام سیکھتے تھے آپ عیسائیون سے سیکھتے ہین سچ ہے کل شی یرجع الی اصلہ۔

دیکھیے جن عیسائیون نے قرآن کو کلام الٰہی مانا ہے وہ مسلمان ہین عیسائی نہین کیونکہ مذہب عیسوی کا مدار حضرت عیسےٰ کے ابن اللہ ہونے پر ہے اور قرآن مین عیسےٰ ابن مریم ہے لہذا جو عیسائی قرآن کو کلام الٰہی جانتا ہے وہ قطعی مسلمان ہے۔

چونکہ جناب والا نے کتب عیسوی کے صرف حوالے دیے ہین اُن کے مولفہ کتب کی عبارت نقل نہین فرمائی اسپر قیاس ہوتا ہے کہ اُس عیسائی وکیل المعارضہ سے اہلسنت کی حماقت ثابت کی ہوگی کہ انکی ہی کتب معتبرہ سے تحریف قرآن ثابت ہے اور یہی بیوقوف قرآن کو تحریف سے محفوظ جانتے ہین اور جناب والا اس اظہار حماقت کو قرآن کے محفوظ رہنے کی قطعی دلیل سمجھ گئے۔ ای ماشاء اللہ لیلک کہتے ہین پھر اس جہل کی یہانتک حمایت فرمائی گئی کہ جناب امیرؑ کو جو چاہو کہو لیکن عیسائیون پر تہمت نہ کرو۔ اور اس مُنھ پر آپ کو ادعائے اسلام بھی ہے ان ھذا الشئ عجاب۔

بھلا ہم بھی تو سنین کہ صحاح ستہ کی کونسی حدیث متفق علیہ بین العلماء سے ثابت ہے کہ قرآن موجودہ کی ترتیب لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق ہے کیا جامعان ثلاثہ مین سے کسی نے لوح محفوظ کے پاس جاکر خود نقل کی تھی یا زید بن ثابت کو بھیجکر نقل کرائی یا لوح محفوظ کو دنیا مین منگا کر نقل کرائی یا جناب والا ترتیب لوح محفوظ سے مقابلہ کرکے واپس آ گئے ہین آخر یہ دعوے کس بنا پر اور اسکا کیا ثبوت ہے۔ کیونکہ جامعان قرآن مین سے تو کسی نے یہ دعوی نہین کیا کہ ہم نے قرآن مشہور کی ترتیب لوح محفوظ کی ترتیب کے موافق کی ہے اور جو کسی کاذب فتح کے نقارچی نے ایسا لکھا یا روایت کیا ہے تو وہ لکھنا یا کہنا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔

دیکھیے اتقان سیوطی مطبوعہ مصر کے صفحہ ٦٣ مین ہے۔

حارث بن خزیمہ جب دو آیتین سورۂ
برأت کی لائے تو حضرت عمر نے کہا
کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہ قرآن
کی آیات ہین، پھر فرمایا اگر یہہ تین
آیتین ہوتین تو مین انکو علحدہ سورۃ
قرار دیتا اچھا آخری سورہ
قرآن کا دیکھو اور
اسمین اسکو ملادو حافظ ابن حجر
عسقلانی فرماتے ہین کہ اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ اپنی رائے

قال اتی الحارث بن خزیمہ
بہاتین الایتین من اخر
سورۃ براءۃ فقال عمر اشہد انی سمعتہا ثم قال
لو کان ثلاث ایات لجعلتہا
سورۃ علحدہ فانظروا اخر
سورۃ من القرآن فالحقوہا
فی اخرہا قال ابن حجر
ظاہر ہذا انہم کانوا
یولفون ایات السور
باجتہادہم۔

و اجتہاد سے آیات کو ترتیب دیتے تھے انتہی محصلا۔

علماء معتبر کے کتب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترتیب قرآن موجودہ صحابہ
کی رائے و اجتہاد سے ہے اور اگر جامعان قرآن کا دل و دماغ جناب الا
کی خانگی اصلاح مین لوح محفوظ قرار پایا ہے تو مجھے معلوم نہین بلکہ کتب
سے عام طور پر یہہ ہی معلوم ہوا ہے کہ جامعان و کاتب قرآن کی رسائی
کسی طرح لوح محفوظ تک نہ تھی۔

اتقان جلد دوم صفحہ ٢٥ مین حمیدہ بنت ابی یونس سے مروی ہے۔

وہ فرماتے ہین کہ جب ابی اسی (٨٠) برس
کا تھا تو اس نے مصحف عائشہ
مین اس آیہ کی اس طرح تلاوت
کی تھی وسلموا تسلیما و

عن حمیدہ بنت ابی یونس
قالت قرء علی ابی وہو ابن
ثمانین سنۃ فی مصحف عائشۃ
ان اللہ وملائکتہ یصلون

علی الذین یصلون الصفوف الاول۔ حمید نے فرمایا کہ یہہ واقعہ عثمان کے تغیر قرآن کے قبل کا ہے انتہے محصلاً۔

علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول قالت قبل ان تغیر عثمان المصاحف۔

اب کسی ہندو یا اپنے معتقد علیہ عیسائی عربی دان سے دریافت فرمائیے کہ قبل ان تغیر عثمان المصاحف کے معنے ترتیب لوح محفوظ کے ہین یا کیا

ارشاد منیر فرض کرو کہ ایک کتاب آپنے یا کسی نے تصنیف کی وقت ضرورت اسکے مطالب بیان کیئے گئے اب کسی نے بہ اعتبار مطالب اُسکی ترتیب نہ کی اصل کتاب کے موافق ترتیب کی تو وہ ترتیب بہت درست کی۔ تفسیر مجاہد تفسیر قتادہ دیکھیے یہہ دونون صاحب تابعین مین سے تھے سب سے پہلے جو تفسیرین لکھی گئین وہ یہی ہین۔ تحریف ہونیکے متعلق جن کتابون مین عبارت لکھی ہو بجاہے بحوالہ نام کتاب نام مؤلف صفحہ نقل فرمائیے انتہی بلفظہ۔

معروضہ مستنیر اصل کتاب کے موافق ترتیب کرنے کو نقل کہتے ہین ترتیب نہین کہتے اگر جامعان قرآن قرآن سے واقف ہوتے تو جناب والا کی مثال نسبت جمع قرآن درست ہو سکتی تھی اور جبکہ سیکڑون کتب اور ہزارون احادیث سے ثابت ہے کہ کاتب اور جامعان قرآن قرآن کے ماہر نہ تھے اور نہ اُنھون نے حفاظ صحابہ کے قرآنون سے نقل کرائی نہ تلمیذان پیغمبر سے قرآن جمع کرایا نہ پیغمبر کے قرآن سے نقل کرائی اور تخمیناً بیس اکیس سال تک قرآن جمع ہوتا رہا جو دس روز کا کام تھا تو سمجھ دار آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اتنے عرصہ تک قرآن جمع کرتے رہنے سے جامعان قرآن کا کیا مقصد تھا لہذا مدعیان عدم تحریف قرآن کو بجز خموشی چارہ نہین۔

سب سے پہلے مفسر بعد پیغمبر خدا جناب امیر علیہ السلام ہین لیکن جامعان

قرآن نے اُنکے مرتبہ قرآن ہی کو قبول نہ کیا تھا جسکا اتباع تمام رعایا وامرائے دولت ثلاثہ۔ امویہ۔ مروانیہ۔ عباسیہ۔ وغیرہم نے بھی کیا اور اُسی اثر سے اُنکی تفسیر جمع نہو سکی لیکن جناب امیر کے شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباس جنکے نام سے تفسیر ابن عباس مشہور ہے اُن سے بکثرت آیات کی تفاسیر مشہور بین العلما ہین اور اسیطرح حضرت عبد اللہ بن مسعود شاگرد جناب امیرؑ کے روایات تفسیرین مشہور ہین۔ ان دونون صاحبون کے احادیث وروایات سے ثابت ہی کہ قرآن مین چارون اقسام کی تحریف ہوئی پس اگر مجاہد وقتادہ۔ عطا۔ ابن رباح وغیرہم جو کہ صاحبان موصوف کے شاگرد ہین اگر انکے تفاسیر سے کمی زیادتی۔ تبدل۔ تغیر۔ ثابت نہ بھی ہو تو یہہ کس شمار مین ہین چنانچہ صرف کمی قرآن کے تین شواہد پیش کیے جاتے ہین۔

البیان عن تفسیر القرآن مولفہ احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مین ابی وایل سے روایت ہے۔

وہ کہتے ہین کہ آیہ مندرجہ حاشیہ کو ابن مسعود کے قرآن مین اسطرح پڑھا تھا کہ جسمین آل محمدؐ کا لفظ تھا اور اب سارے قرآن مین آل محمدؐ کا لفظ نہین۔

قال قراءت فی مصحف عبد اللہ ابن مسعود ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوح وآل ابراھیم و آل عمران وآل محمد علی العالمین۔

اسکی وجہ خاص کتب اہلسنت سے یہ مستنبط ہوتی ہے کہ آل محمد مین جناب امیر علیہ السلام شریک ہین اور جناب امیرؑ وہ شخص ہین کہ جنکے مقتولان بدر احد۔ خندق۔ خیبر۔ تبوک۔ وغیرہ کے وارث اور طالب قصاص ہزار تھے انکے علاوہ لات۔ عزیٰ۔ ہبل۔ مناۃ۔ ود۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق۔ نسر وغیرہم کے پجاری ومتولی بنی ہاشم کے خون کے پیاسے اور اُن ہی مین کے اکثر سردار قوم وقبائل ور بدولت شیخین عہدہ ہائے جلیلہ ممتاز بلکہ صاحبان قتل وقصاص تھے چونکہ علاوہ طلب قصاص کے جلب

منافقین اپنی تقبیح و تفضیح منزلہ قرآنی سے بھی بددل تھے اور ظاہر ہے کہ اس جم غفیر کی مخالفت سے خلافت کو اندیشہ تھا جیسا کہ معروضہ ۱۲ سے واضح ہوگا پس اس خوشامد مین لفظ آل محمدؐ قرآن سے نکالدیا گیا ورنہ معنی کیا کہ آل نوح و ابراہیم و آل موسیٰ کی بزرگی قرآن مین نازل ہو اور افضل المرسلین۔ صاحب لولاک۔ رحمۃ للعالمین کی آل کا نام قرآن مین نہو کہ جنکے گھر مین ملاء اعلیٰ کی آمد و رفت ہوئی۔ قرآن نازل ہوا۔ پھر آل بھی وہ آل کہ اگر اُنپر درود نہ بھیجا جائے تو دعا مستجاب نہو اور عبادت ناقص رہے الغرض یہہ لفظ اسی مصلحت سے نکالا گیا کہ جس سے جناب علیؑ کی بزرگی قوم عرب پر ثابت نہو اور یہہ بھی عام لوگون سے سمجھے جائین پیغمبر سے انکی خصوصیت باقی نہ رہے اسکا ثبوت یہہ ہے کہ جب جناب علیؑ گرفتار کرکے بیعت ابی بکر کیلیے طلب ہوئے اور جناب امیرؑ نے بیعت سے انکار کیا اور حضرت فاروق نے قتل کی دھمکی دی تو جناب امیرؑ نے فرمایا کیا تم بندۂ خدا اور برادر رسولؐ کو قتل کروگے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم بندۂ خدا کو ضرور ہو لیکن برادر رسولؐ نہین (الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ دینوری)۔

درمنثور سیوطی تفسیر سورۂ مائدہ مین عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہی وہ فرماتے ہین۔

کہ ہم زمانہ رسولخدا مین اس آیہ کی اسطرح تلاوت کیا کرتے تھے ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین فما بلغت رسالتہ

کنا نقرء علی عہد رسول اللہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین فما بلغت رسالتہ۔

اور اب سارے قرآن مین ان علیا مولی المومنین نہین ہے۔

مفتاح النجاح بدخشی مین بھی بہ طریق نہ ابن مسعود سے اسیطرح مروی ہے چونکہ یہ آیت جناب امیرؑ کے استخلاف کے باب مین نازل ہوئی اس لیے

اس کو نکالدیا گیا۔

اس دعوے کی تصدیق تفاسیر وانذر عشیرتک الاقربین و تفاسیر آیہ انما ولیکم اللہ و آیہ الم نشرح سے ہوتی ہے یعنے خدا نے فرمایا فاذا فرغت فانصب والی ربک فرغب یعنے اے محمد جب تم قوم کی تعلیم و تبلیغ سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا جانشین نصب کرو اور اپنے آپ کی طرف رجوع ہو جاؤ یعنے دنیا چھوڑکر چلے آؤ۔

اور ان باتوں کی تفصیلی تصدیق حدیث غدیر من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے ہوتی ہے اور مقاصد حیرت مولفہ احقر کا صفحہ ۵۲ ملاحظہ ہو جس میں دو احادیث ایسی بھی لکھی گئی ہیں جن سے کلمہ طیبہ کے ساتھ ولایت جناب امیر پر ایمان لانا شرط اسلام معلوم ہوتی ہے لیکن یہ باتیں ہمارے مذہب کے خلاف ہیں اس لیئے اُن سب کو قلم انداز کیا جاتا ہے۔

معالم التنزیل تفسیر سورہ توبہ تحت آیہ یحذر المنفقون ان تنزل علیہم الخ یعنی

ابن عباس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ستر منافقین اور اُنکے باپوں کے نام نازل ہوئے تھے پھر مسلمانوں پر محض مہربانی کی وجہ سے وہ نام منسوخ ہو گئے کہ ایک دوسرے پر طعن نہ کریگے کیونکہ اُن سب کی اولاد مسلمان ہوئی تھی انتہی محصلاً۔

قال عبد اللہ ابن عباس انزل اللہ تعالیٰ ذکر سبعین رجلا من المنافقین باسماءھم واسماء اباءھم ثم نسخ ذکر الاسماء رحمۃ للمومنین لئلا یعیرون بعضھم بعضا لان اولادھم کانوا مومنین۔

غور فرمایئے کہ مجاہد و قتادہ کے پیر و مرشد کیا فرماتے ہیں اور آپ کیا فرماتے ہیں مگر تہ اگر توفیق خدا رفیق ہو تو ابن عباس کا عقیدہ قرآن کی تحریف عمد کیلیے کافی ثبوت ہے کیا معنی کہ جیسا کہ ابو سب دشمن پیغمبر تھا اُس سے بدرجہا زیادہ دشمن سیف اللہ خالد کا باپ ولید بن مغیرہ تھا جسکی شان میں آیہ سورہ نون

والقلم ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم نازل ہوئی دوسرا حضرت فاروق کا حقیقی ماموں ابو جہل تیسرا ابوسفیان چوتھا معاویہ محاریب رسول جسکی نسبت بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ قرآن میں شجرہ ملعونہ سے مراد معاویہ ہی ہے انکے علاوہ جملہ بنی تمیم جو تمام قوموں کے بعد مسلمان ہوئے جنھوں نے قواعد ابراہیمی پر کعبہ تعمیر نہونے دیا (بخاری) اور جملہ بنی اُمیہ۔ بنی غطفان۔ بنی ثقیف۔ (ترمذی) اور ذوی الخویصر یعنی حضرت ابو بکر کا ہم جد جس نے آنحضرت سے تقسیم مال کے وقت کہا تھا اعدل یا محمد فانک لم تعدل اور اسکے بارہ مین ومنھم من یلمزک فی الصدقات نازل ہوئی (تفاسیر سورۂ توبہ) اور ثعلبہ بن حاطب جس نے زکوٰۃ سے انکار کیا اور نبتل بن حارث منافق صحابی جو آنحضرت کو اُذُنٌ یعنی احمق کہا کرتا تھا جس کے لیے سورۂ توبہ مین یقولون ھو اذن آیت نازل ہوئی اور جلاس بن سوید جو ہجو پیغمبر کرکے اُس سے انکار کیا کرتا اور قسمین کھایا کرتا تھا اور ایسے اور بہ کثرت منافق کہ جنھوں نے خیبر مین زہر دیا۔ اور بعض وہی تبوک مین بمقام عقبہ قتل پیغمبر کے لیے آئے تھے پس ان جملہ کے نام تو منسوخ ہوگئے لیکن پیغمبر کے علاقے ایک کافر ابولہب کا نام منسوخ نہوا پر نہوا۔

حالانکہ جیسے منافقین مذکور کی اولاد مسلمان ہوئی تھی اُسی طرح ابولہب کی اولاد ذکور واناث سب پیغمبر خدا کی حیات ہی مین مسلمان ہو چکے تھے لیکن ابولہب کی اولاد چونکہ بنی ہاشم تھی اور بنی ہاشم خلفاء ثلاثہ کے مخالف تھے اسی وجہ سے ابولہب کا نام بہت ایذاء بنی ہاشم قرآن سے خارج نہ کیا اور باقی سب منافقین کے نام خارج کردیے اور محدثین ومفسرین نے بے دیانتی سے اس اخراج کا نام منسوخ رکھ دیا چونکہ تحریف قرآن کے ثبوت مین حتی الوسع باختصار اسناد پیش کرچکا ہون تاہم مضمون طویل ہوگیا لہذا اس سے زیادہ کی

ضرورت جناب والا کو ہوگی تو بہ شرط خواہش تحریف قرآن کے اور اسنادات پیش کیے جائینگے انشاء اللہ تعالے۔

ارشاد منیر آپنے لکھا ہی کہ الفاظ قرآن کے کلام خدا۔ کلام جبرئیل۔ کلام پیغمبر ہونے مین معارضہ پایا گیا۔ اسکا ثبوت بھی ضرور ہے عیسائیونکا قول اسکے خلاف ہی جو اوپر لکھا گیا۔ جب اس مسئلہ سے جی چھوٹ گیا تو تکمیل ایمان مین نقص رہا۔ گویا اسپر یقین لے آئے کیا ایسے شخص کو مسلمان کہنا روا ہے انتہی بلفظہ۔

معروضہ مستنیر اگر شیعہ کے ہان الفاظ قرآن کی نسبت کلام خدا۔ کلام جبرئیل کلام پیغمبر کا معارضہ پاتا تو مین التفات بھی نہ کرتا لیکن جب محبان ثلاثہ کے ہان یہ معارضہ پایا گیا تو اب بجز استفسار کیا چارہ تھا جسکی شکایت جناب والا سے کی گئی۔

کمترین نے اپنے مولفہ رسالہ مقاصد حیرت اسی غرض سے پیش کیا ہی کہ اس بحث کو رسالہ مذکور کے صفحہ ۴۰ مین ملاحظہ فرمائین اب رہا اسکا ثبوت تو کتب اصول عقاید مثل مواقف شرح مواقف۔ مقاصد تفتازانی وغیرہم سے فرمائین انکے علاوہ اصولیین اہلسنت فرماتے ہین ہر کلام حقیقت کے اعتبار سے معانی مجرد ہی اور معانی مجرد نقش پذیر نہین دوم اعتبار انجاث حدوث قدم کلام خدا کو بے صوت و حرف مانا ہی پس ایسی ہی بنیادون پر بعض علماء اہلسنت کے نزدیک قرآن قول جبرئیل ہی اور بعض کے نزدیک قول پیغمبر چنانچہ اس مذہب والو نے اپنے دعوے کے ثبوت مین آیات علمہ شدید القوی اور انہ لقول رسول کریم پیش کئے ہین جو مقاصد حیرت کے صفحہ ۴۴ پر درج ہین اور اب جناب والا کی مزید تسکین کے لیے ایک دہ سند اور بھی لکھ دیجاتی ہے۔

اتقان سیوطی کے صفحہ ۱۵ مین ہے۔

جو کچھ نازل ہوا اُسکی دو قسمین ہین	حیث جعل المنزل الیھم علی
ایک تو وہ جو باللفظ نازل ہوا دوسرا	قسمین یر دونہ بلفظ الوحی

وہ جو بالمعنی نازل ہوا کیونکہ اگر جملہ
وحی کا نزول باللفظ مانا جائے تو نہایت
شاق ہوگا اور اگر سب کو بالمعنی تسلیم
کریں تو پھر کسی طرح تبدیل و تحریف

به و قسم یرد ونه بالمعنی
وجعل کله ما یروی باللفظ
یشق او بالمعنی لم تومن التبدیل
والتحریف۔

کے الزامات سے امن نہ ہوگا انتہی محصلاً۔
یہہ سند قرآن کے قول جبرئیل یا قول پیغمبر ہونے کی مقدمہ ہے اور چونکہ سیوطی نے
بعض اجزائے قرآن کے نزول کو بالمعنی تسلیم کیا ہے اور نزول بالمعنی مین اندیشہ
تبدیل و تحریف بھی قبول کیا ہے اسلیے بعض اجزائے قرآن پر احتمال تحریف بھی
ثابت ہی پھر اسی اتقان کے صفحہ ۴۴ مین ہے۔

اور بعض نے کہا کہ قرآن کا نزول جو
پیغمبر پر ہوا اُس مین تین قول ہین پہلا
یہ ہے کہ جبرئیلؑ نے لفظ و معانی دونون
لوح محفوظ سے یاد کیے اور لے کر آئے
اور بعض نے یہ کہا کہ لوح محفوظ مین
قرآن کا ہر حرف کوہ قاف کے برابر
ہے جسکے تحت مین معانی بہ کثرت جنکا
علم بجز خدا کے اور کسی کو نہین دوسرا
قول یہ ہے کہ جبرئیلؑ معانی کی تعلیم آنحضرتؐ
کو دی اور آنحضرت نے اپنی عربی زبان
مین اُنکا مطلب ادا کیا جنکا یہ دوسرا
قول ہے وہ لوگ قول خدا نزل به
الروح الامین علی قلبك سے استدلال
کرتے ہین یعنی خدا نے فرمایا اے محمد نازل کیا

او قال غیره فی المنزل علی
النبی ثلثة اقوال احدها انه
اللفظ والمعنی وان جبرئیل
حفظ القران من اللوح المحفوظ
و نزل به و ذکر بعضهم ان
احرف القران فی اللوح المحفوظ
کل حرف منها بقدر جبل قاف
وان تحت کل حرف منها معانی
لا یحیط بها الا الله والثانی ان
جبرئیل انما نزل بالمعانی و
عبر عنها بلفظ العرب و تمسك
قال هذا بظاهر قوله تعالی
نزل به الروح الامین علی
قلبك والثالث ان جبرئیل

ہمنے جبرئیلؑ کے ساتھ تیرے قلب پر
تیسرا قول یہ ہی کہ جبرئیل پر معانی کا القا
ہوا اور اُنھون نے اُن معانی کو عربی
الفاظ سے تعبیر کیا اور اہل سماء اسیطرح
لغت عرب مین پڑھتے تھے اُسی طرح
جبرئیلؑ نے نازل کیا انتہی محصلاً۔

الیه المعنی وانه عبر بهذه
الفاظ بلغة العرب وان اهل
السماء یقرؤنه بالعربیة
ثم انه نزل به کذلك
بعد ذلك۔

دیکھیے قول دوم سے قرآن قول پیغمبر معلوم ہوتا ہی اور قول سوم سے قول جبرئیل یا اقوال فرشتگان پس اگر کوئی مسلمان علماء معتبر کے ایسے اقوال دیکھ کر قرآن کو قول پیغمبر یا قول جبرئیل بتائے تو کیا آپ اُسکو ناقص الایمان یا کافر کہدینگے معاذ اللہ۔ ناقص الایمان وہ ہین جو اسلامی باتون کی سند یہود و نصارے سے لیتے ہین یا ارکین اسلام کے خلاف مین عیسائیون کی حمایت کرتے ہین پس ایسے جاہلون کو یہ باتین کیونکر معلوم ہو سکتی ہین کہ کلام خدا بے صوت و حروف ہوتا ہی اور کبھی منظم بالفاظ و معانی۔ اور اُس مین قدرت ایسے ہے کہ جہان چاہتا ہی سخن پیدا کر دیتا ہی جیسے سعدی نے فرمایا ہے ؎ چگے سخن بر زبان آفرین۔ اور حضرت موسے علیہ السلام کا قصہ پیش نظر ہے کہ حضرت موسے کو ایک جھاڑی پر رب العزت نے تجلی دکھائی تو اُسپر اپنا کلام فائز کیا اور اُس جھاڑ [illegible] پیدا ہوئی۔

یعنے اے موسیٰ تم دونون جوتیان اُتار ڈالو بیشک تم وادی پاک مقدس مین ہو۔ فاخلع نعلیك ... المقدس

پس ظاہر ہے کہ جھاڑی مین یہ قابلیت کہان جو کلام رب العزۃ تھا اسی کیا بہار یقین ہو کہ خدا جہان جو خواہ شجر ہو یا حجر۔ زبان جبرئیل ہو یا زبان پیغمبر وہ سب العزۃ کلام ہی اور مخلوق کی طرح مخلوق ہی وہان نکا

حضرت نے
بن ثابت اور
پر بہتان زنا کیا تو
وغیرہ) حضرت
چھوڑا اور کفار قریش
جنے جوتیان ماریں
گالیان اور بد
حضرت عائشہ کے

ارشاد منیر خلفاء پر اعتراض تاریخ سے تعلق رکھتا ہی گو شیعہ کا اعتراض ہو مگر مین آپ کے خیالات سے واقف ہون اور جو آپکا حملہ ہے وہ مفصل نہین تو اجمالی طور پر مین جانتا ہون - اور یہہ بھی کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ صحابہ کے برا کہنے والے کافر ہین انتہیٰ بلفظہ -

معروضہ مستنیر جی نہین خلفاء ثلاثہ پر اعتراضات قرآن - تفاسیر اصول تفاسیر - حدیث - اصول حدیث - فقہ - اصول فقہ - رجال - سیر تاریخ - ان سب سے تعلقات رکھتے ہین صرف تاریخ پر منحصر نہین اور علی التنزل اگر تاریخ سے بھی تعلق رکھتا ہے تو کیا جناب والا کے نزدیک جملہ کتب تواریخ نامعتبر ہین - اگر ایسا خیال ہے تو جناب والا کا جنگ نامہ صحابہ مہمل اور محنت دماغ سوزی برباد - اسکے علاوہ بعض تاریخی واقعات کتب آسمانی کے لغو ماننے پڑینگے اور بکثرت تاریخی احادیث کو ترک کرنا پڑے گا تفاسیر و احادیث کی صحت نہو سکے گی - علم رجال یک قلم اُڑ جائیگا - روایت و درایت کا باب بند ہو جائیگا غرض جناب والا کی بدولت اسلامی دنیا مین ہل چل پڑ جائے گی خانہ آباد دولت زیادہ لیکن جناب والا نے اپنے چودہوین ارشاد مین بعض کتب تواریخ کے نام اپنے ثبوت دعوے مین پیش کیے ہین جس سے کتب
[illegible] تبر اور قابل اسناد پائے جاتے ہین اور اس فقرہ مین نامعتبر اور
[illegible] پس ایسے شخص کو معجون مقوی دماغ کی مداومت ضرور ہے -
[illegible] ے خیالات سے اجمالی واقفیت تھی لیکن آج مین نے
[illegible] نے کی عزت حاصل کی ہے اور اپنی بساط کے موافق
[illegible] والا کے ذہن مین جو جاہلون کے سے خیالات ہین
[illegible] ا فر ہین ان کو نکالدون اللہ تعالےٰ مجھے اس مقصد

[illegible] ہے کہ کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ آپ کے خانہ ساز صحابہ کے

برا کہنے والے کافر ہین ھذا بہتان عظیم بھلا وہ آیت بتائے کہ جس سے آپ کا یہ دعوے ثابت ہو دوم اللہ جل شانہ نے آپ کے مصطلح صحابہ پر لعنت فرمائی ہے اور پیغمبر خدا نے بھی اور شیخین نے بھی تو انکی نسبت آپکی کیا رائے ہے سوم سورہ حشر مین ہے لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنة پس جبکہ دو صفت کے صحابہ قرآن سے ثابت ہین تو فرمائیے کہ اصحاب نار کے برا کہنے والے کافر ہین یا اصحاب جنت کے برا کہنے والے۔

ترمذی جلد دوم مین ہے سباب المؤمن فسق وقتاله کفر یعنی آنحضرت نے فرمایا مومن کا برا کہنے والا فاسق اور قتل کرنے والا کافر ہے اور اسی پر جمہور علمائے فریقین کا فتوی ہے اور فاسق بھی اس حیثیت سے کہ اگر برا کہنے والا بجہت جہل ناحق و ناروا کسی مومن کو برا کہے تو فاسق ہے اور جو منافق کہ بربادی قرآن یا ایذاے عترت یا خرابی اسلام کے سبب سے برا کہے تو وہ ناجی ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ صحابہ انسان اور جدید الاسلام و جائز الخطا تھے نہ معصوم تھے نہ محفوظ۔ اگر وہ جائز الخطا نہ تھے تو بتایا جائے کہ پیغمبر خدا کے زمانہ مین حدود شرعیہ کس پر جاری ہوئین کیا جملہ سزائین کفار پر جاری ہوئین۔ دیکھیے ایک صحابی نے اپنی مان سے نکاح کیا تو آنحضرت نے اُنکے قتل کا حکم دیا (معالم سورہ نساء صک۲۱) حسان بن ثابت اور حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی مسطح نے حضرت عائشہ پر بہتان زنا کیا تو پیغمبر خدا نے اُن پر حد قذف جاری فرمائی (فتح الباری وغیرہ) حضرت فاروق نے نشہ شراب مین عبد الرحمن بن عوف کا سر پھوڑا اور کفار قریش کے مقتولان بدر پر نوحہ پڑھ پڑھ کر روئے تو پیغمبر خدا نے جوتیان ماریں (مستطرف جلد دوم) اسی طرح بعض صحابہ کی اور بداعمالیان اور بداخلاقیان بکثرت ہین مثلاً حضرت عقبہ بن حصین نے حضرت عائشہ کے

سرخ گال دیکھکر آنحضرت سے درخواست کی کہ آپ میری جورو ام البنین سے جو اُنسے بدرجہا زیادہ خوبصورت ہے تبادلہ فرمالیجے (استیعاب ابن عبد البر صفحہ ۷۳۵) یا حضرت طلحہ نے بدنیتی سے کہا کہ اگر پیغمبر خدا مرجائین تو مین عائشہ سے نکاح کرونگا اُسپر یہہ آیت نازل ہوئی ماکان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا تنکحوا ازواجہ ابدا (معالم) یا ایک صحابی پیغمبر خدا کے فیصلہ پر راضی نہوئے تو اُسپر یہہ آیت نازل ہوئی فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم یعنے تیرے رب کی قسم اے محمدؐ وہ لوگ مومن نہین ہین جب تک تجھے اپنے جھگڑون مین حاکم نہ مان لین یعنے آپکے فیصلہ پر مطمئن نہوجائین (تفاسیر کثیرہ سورہ نسا) یا ام مہزول زنا پیشہ سے ایک صحابی نے نکاح کیا اس شرط پر کہ وہ اپنا معمولی زنا بھی کرتی رہیگی (خلاصۃ التفاسیر جلد ۳) یا ابو الیسر صحابی نے ایک مجاہد فی سبیل اللہ کی جورو کو عمدہ کھجورین دینے کے بہانہ سے گھر لیجاکر اُسکی عزت برباد کی جسپر ان الحسنات یذھبن السیئات نازل ہوئی (ترمذی جلد ۲ کتاب تفسیر) یا ایک خوبصورت عورت مسجد نبوی مین نماز کے لیے آتی تھی و بعض صحابہ بحالت نماز رکوع مین اپنی بغلون کے نیچے سے جھانکتے تھے جسپر یہ آیت نازل ہوئی ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین (ترمذی جلد ۲ کتاب التفسیر) یا خوات بن جبیر صحابی بدری ایک گھی بیچنے والی عورت ذات النحیین نامی جو قبیلہ تیم اللہ بن ثعلبہ سے تھی اُس سے دونون گھی کی مشکین کھلوا کر دونون دو ہاتھون مین دیدین جب اس ترکیب سے ذات النحیین کے دونون ہاتھ رک گئے تو خوات بدری اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ غریب گھی بہ جانے کے خوف سے وہانسے مشک چھوڑ نہ سکی (مقامات حریری مقامہ صفحہ ۹۴) یا خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ صحابی کی جورو لیلی بنت سنان سے بغیر استبراء و عدہ نکاح کیا جسپر حضرت فاروق نے فرمایا تونے ایک مرد مسلمان کو مار ڈالا اور پھر اُسکی جورو پر چڑھ بیٹھا واللہ مین تجھے سنگسار کرونگا

(تاریخ کبیر طبری جزء خامس مطبوعہ جرمن صفحہ ۲ و کنز العمال وغیرہ) یا مغیرہ بن شعبہ مہاجر نے اپنی امارت بصرہ مین بزمانہ فاروق ام جمیل بنت افقم زوجہ ثقیک سے زنا کیا (تاریخ طبری۔ کنز العمال) یا معاویہ نے دمشق مین اپنی ایک زوجہ کو ایک شخص سے زنا کرتے پایا لیکن نہ مرد اجنبی کی سرزنش کی نہ جورو کو تنبیہ کی بلکہ اُس اجنبی کی خطا معاف کر کے رہا کر دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاویہ نے نکاح استبضاع کی رسم جاہلیہ بعد قبول اسلام ادا کی جو بغرض نجابت اولاد جورو کو غیر مرد سے جماع کی اجازت دیجاتی تھی (ذخیرۃ الاوراق حاشیہ مستطرفیہ) یا حضرت ذو النورین نے بحالت نزاع یا بعد موت اپنی زوجہ بنت رسول ص سے جماع کیا (فتح الباری جلد اول ص ۲۶۷) یا حضرت فاروق اپنی خلافت مین بحالت صوم ایک باکرہ کنیز پر چڑھ بیٹھے اور پھر باہر نکل کو امرا و دولت سے استفتا کیا (کنز العمال باب ترجمۃ الشیخ والمفسر) یا حضرت فاروق بہ تحریف و استہزاء سورہ فاتحہ مین آخر کی آیت اس طرح تلاوت کیا کرتے تھے (جسکے معنی یہ ہوئے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم الخ۔	چلا ہمکو سیدھا رستہ اُن آسانی نکل جانے والونکا جنپر تو نے انعام کیا (کنز العمال صفحہ ۲۳۱)

یا بعض منافق صحابہ نے خیبر مین آنحضرت کو زہر دیا یا بعض صحابہ بقصد آنحضرت کے ہلاک کی نیت سے آئے یا بعض صحابہ نے آنحضرت کے مرض موت مین اُنکو زہر دیا چنانچہ صحیحین مین ایک حدیث ہے جسکا بقدر ضرورت مطلب یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو دوا مجھے دیگئی ہے اُس مین مجھکو خیبر کے سے زہر کا مزا آتا ہے اور ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے (انتہی محصلاً۔ پھر آپ نے منع بھی فرمایا کہ مجھے دوا نہ دینا لیکن بیہوش پاکر پھر آنحضرت کو وہی زہر ملی دوا دیگئی چنانچہ مشارق الانوار حسن صنعانی باب الثالث صفحہ ۱۲۳ الخ حدیث ۲۸۳ مین بحوالہ بخاری حضرت عائشہ سے مروی ہے وہ فرماتی ہین آنحضرت نے فرمایا ہے۔ باندھ کر دوائی ۔۔۔ خانہ مین لا یبقی احد فی البیت

مین سے کوئی باقی نہ رہ جائے اُن سب کے حلق مین دوا لگائی جائے مگر عباس کہ وہ اس وقت موجود نہ تھے انتہی محصلاً۔ | الا لدّ وانا انظر العباس فانہ لم یشہد کم۔

الغرض بعض صحابہ کی ایسی بد اعمالیان اور بد اخلاقیان بہ کثرت ہین جنکو کوئی شریف النفس سچا دیندار پسند نہین کر سکتا پس اگر کوئی مسلمان صحابہ یا کسی مومن کی ایسی بد اعمالیون سے ناراض ہوکر برا کہے تو کیا آپ اُسکو کافر کہدینگے معاذ اللہ

ہان عداوت پیغمبر سے کوئی کسی دنی مسلمان کو بھی برا کہے اس نیت سے کہ یہ شخص پیغمبر کے دین وملت سے منسوب ور اُسکا معتقد ہے پس اس نظر و نیت سے کسی صحابی یا غیر صحابی کا برا کہنے والا قطعی کافر ہی تو حاشا کسی اہل سنت نے اس نیت سے صحابہ مذکور کے معائب مذکور اپنے تالیفات وتصنیفات مین درج نہین کیے اور نہ شیعہ اس نظر و نیت سے معائب شیخین وغیرہ پیش کرتے ہین لہذا بد اعمال صحابہ وغیر صحابہ کے برا کہنے والے کافر تو کیا فاسق بھی نہین ہو سکتے۔

چونکہ ہمارا مذہب اسکا مقتضی نہین کہ مذہب شیعہ کے محامد بیان کرین ورنہ اس موقع پر دکھا دیتے کہ جو فضائل اور ادب صحابہ رسولؐ کے کتب شیعہ مین ہین وہ کتب اہل سنت مین نہین۔

ارشاد منیر خلفاء کا اصحاب بدر ہونا ثابت ہی اور اصحاب بدر سے رضا مندی خدا کی اور بخشش قرآن سے ثابت ہے تو جس بات کا مواخذہ خدا نہ کرے انکے مواخذہ کرنے والے کون اور اُسکا حاصل کیا۔ گو قرآن شریف سے ثابت ہے مگر قرآن ہی کو غلط بتا دیا تو سب کچھ غلط ہے یعنی جو ثبوت ہم قرآن سی پیش کرین وہ صحیح نہین ہو سکتے اور جب قرآن شریف غلط ٹھیرا تو تمام کتابین جو مخالفین کے موافق ہین سب غلط ہین اُنکا تو قابل اعتبار نہین۔ کتابین بمقابلہ قرآن بدرجہ اولے غلط ہین انتہی ملخصاً۔

معروضہ مستنیر خلفائے ثلاثہ بیشک اصحاب بدر تھے لیکن جملہ اصحاب

بدر کے محامد قرآن مین ہوتے یہہ قرآن پر بھتان ہے کیونکہ بہت سے اصحاب بدر شراب خوار زانی حرام کار تھے اور حضرت ابوبکر کے نزدیک بعض بدری مرتد ہوگئے تھے جنکو زندہ آگ مین ڈالکر مار ڈالا گیا از آنجملہ فجار اسلمی اصحاب بدر سے تھے جنکو اصحاب حاضر مدینہ کے سامنے قد حرق ابوبکر الفجاء بالنار بحضوت الصحابة (فتح الباری) اگ مین ڈالکر مار ڈالا لیکن کسی صحابی نے حضرت ابوبکر سے یہہ دعوے نہین کیا کہ خدا اُن سے راضی ہوچکا ہے اور اوران کی بخشش قرآن سے ثابت ہے آپ بندۂ مقبول خدا پر ایسے عذاب کرنے والے کون ہین اسی طرح حضرت قدامہ بن مظعون خلیفہ دوم کے سالے بدری احدی شراب خوار تھے جنکو حضرت فاروق نے اپنے زمانہ خلافت مین شراب‌خواری کی سزا دی تھی اُسوقت بھی کسی صحابی اور خود قدامہ نے اپنے بدری واحدی ہونے کا عذر نہین کیا اور جو کچھ عذر کیا گیا وہ حضرت فاروق نے قبول نہین کیا جو بذات خود بدریون کے فضائل اور اُنکی بخشش سے واقف ہونگے (ازالۃ الخفا مقصد دوم) لیکن یہ سب فضائل خلفاء امویہ ومروانیہ وعباسیہ کے زمانون مین تیار کیے گئے ہین اس سبب سے جملہ بدریون سے خدا کی رضامندی اور بخشش کا دعوے مہمل ہے۔

اب ہم حضرت فاروق بدری احدی خندقی وغیرہ کی شراب‌خواری ور مقتولان کفار پر نوحہ خوانی کی کیفیت لکھتے ہین ملاحظہ ہو۔

مستطرف جلد دوم مطبوعہ مصر مولفہ شیخ شہاب الدین الشبی کے صفحہ ۱۹۲ مین ہے۔

چوہترواں باب حرمت خمر اور اُسکی مذمت اور نہی مین خدا نے شراب کے باب مین تین آیات نازل فرمائین پہلی آیت یسئلونک عن الخمر نازل

الباب الرابع والسبعون فی تحریم الخمر وذمہا والنہی عنہا قد انزل اللہ تعالیٰ فی الخمر ثلاث ایات۔ الاولی قولہ تعالیٰ

ہوئے یعنے اے محمد تم سے لوگ شراب اور جوے کے باب مین پوچھتے ہین تم کہوان دونون مین بہت بڑا گناہ ہے اور آدمیون کے لیے نفع - اس آیہ کے نزول کے بعد بعض صحابہ شراب پیتے رہے اور بعض نے توبہ کی - حتی کہ ایک صحابی نے شراب پی کر بحالت نماز ہذیان بکا اسپر یہ حکم ہوا کہ اے ایمان والو تم لوگ نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جبکہ تم نشہ مین ہوتا وقتیکہ تم یہ نہ جان لو کہ ہم نے کیا کہا تھا اس حکم پر بھی بعض صحابہ پیتے رہے اور بعض نے ترک کی حتی کہ حضرت عمر فاروق نے شراب پی اور اونٹ کے گلے کے ہڈی سے

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس الآیہ فکان من المسلمین من شارب ومن تارک الی ان شرب رجل فدخل فی الصلوۃ فھجر فنزل قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون فشربھا من شربھا وترکھا من ترکھا حتی شربھا عمر رضی اللہ عنہ فاخذ لحی بعیر وشج بہ راس عبد الرحمان بن عوف ثم قعد ینوح علی قتلی بدر بشعر الاسود بن یعفر یقول ع

حضرت عبد الرحمن بن عوف کا سر پھوڑا پھر اسکے بعد کفار قریش کے مقتولان بدر پر اسود ابن یعفر منافق صحابی کے نوحہ کے اشعار پڑھ پڑھ کر رونے لگے جنکا حاصل یہ ہے

۱- کہتے ہین قلیب بدر مین جو کہ پوریں قریب بنائے گئے

کنوان ہی عزت دار جوانان عرب -

۲- ابن کبشہ یعنے محمد ہمکو کیا ڈراتا ہے کہ دوبارہ زندہ کیے جاوینگے -

ع وکاین بالقلیب قلیب بدر من الفتیان والعرب الکرام

ایوعدنی ابن کبشۃ ان سنحیا وکیف حیاۃ اصداء وھام

سلہ کفار و منافقین پیغمبر خدا کو ابن کبشہ کہتے تھے اس تسمیہ کی یہہ وجہ تھی کہ آنحضرت کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف تھین اور صفحہ ۴۴ پر بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳ ملاحظہ

بھلا جب آدمی الو ہو گیا تو پھر زندہ ہونا کیسا۔ یہہ کفار کا عقیدہ تھا کہ بعد موت انسان الو ہو جاتا ہے۔ ۳۔ کیا تو اس سے عاجز ہے کہ ہماری موت کو روکے اور اُسپر قادر ہے کہ جب ہڈیان گل جائین تو زندہ کرے (یہہ انکار قیامت ہے) ۴۔ کوئی ایسا ہے جو خدا کو ہمارا پیغام پہنچا دے کہ ہم ماہ صیام کا روزہ ترک کرتے ہین (یہہ وجود خدا سے انکار ہے)۔ ۵۔ کہدے خدا سے کہ وہ ہماری شراب روکدے اور کہدے خدا سے کہ وہ ہمارا کھانا بند کردے۔

ایعجز ان یرد الموت عنی
وینشرنی اذا بلیت عظامی
الا من مبلغ الرحمن عنی
بانی تارک شهر الصیام
فقل لله یمنعنی شرابی
وقل لله یمنعنی طعامی

پس حضرت فاروق کی اس کارستانی کی خبر پیغمبر خدا کو ہوئی اور آنحضرت محل مبارک سے اسطرح برآمد ہوئے کہ ردائے مبارک لٹکتی جاتی تھی اور آپ اسکو گھسیٹتے جاتے تھے پس آنحضرتؐ نے اُٹھایا عصا یا (جوتا) جو ہاتھ مین تھا اور اُس سے حضرت فاروق

فبلغ ذلک رسول الله فخرج
مغضبا یجر ردائه فرفع شیئا
کان فی یده فضربه فقال
اعوذ بالله۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴) وہب کی ماں عمرہ بنت وجد بن غالب تھین اور حضرت وجد کی کنیت ابو کبشہ تھی اور وہ بت پرستی کے مخالف تھی چونکہ آنحضرتؐ بھی بت پرستی کے مخالف تھے اس وجہ سے منافق آنحضرت کو بھی ابن کبشہ کہتے تھے چنانچہ جب ولید بن مغیرہ یعنی خالد سیف اللہ کا باپ مرنے لگا تو بہت رویا جب ابو جہل اُس کا ہم پیشہ آیا تو اُس نے بیقراری سے رونے کا سبب پوچھا ولید نے کہا کہ مین موت کے غم سے نہین روتا بلکہ اس لیے روتا ہون کہ اب ابن کبشہ کا دین ترقی کرے گا۔

لہ رسوم جاہلیت مؤلفہ مولوی نجم الدین سیوہاری کے صفحہ ۱۳ مین یہ اشعار نوحہ دوسرے الفاظ سے درج ہین دوم اُس مین مصنف نوحہ کا نام شداد بن اسود بن عبد شمس بن مالک ہے اسود ابن یعفر نہین۔

کو مارا حضرت فاروق نے کہا کہ مین خدا سے پناہ مانگتا ہون انتہی محصلاً۔
غور فرمائیے کیا خدا ایسے میخوار بدرین سے خوش ہوا جو مقتولان کفار پر بزم بنا کر نوحہ خوانی کرین۔ اور ورثاء مقتولین کو جوش دلائین پیغمبر خدا کی توہین کرین۔ عذاب قبر و حشر و نشر سے انکار کرین جو اصل الاصول اسلام ہی اور اسکا منکر بہ اتفاق جمہور اسلام کافر ہے اور خداے تعالے نے سورہ مجادلہ مین فرمایا ہے۔

یعنے اے رسول تم اُس قوم کو ہرگز ایماندار نہ پاؤگے جو دشمنان خدا سے دوستی رکھتے ہین اگرچہ وہ اُن کے باپ بیٹے بھائی اور رشتہ دار ہی کیون نہو انتہی محصلاً۔	لا تجد قوما یومنون باللہ و الیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم الخ۔

اس آیت کی بنیاد پر حضرت فاروق کی بہت کچھ تنقیص ہو سکتی تھی لیکن تفضیح صحابہ ہمارا مذہب نہین اس سبب سے اس جلسہ شراب کے گیارہ حضرات بدری و مہاجر وغیرہ کا ذکر نہین کرسکتے ورنہ دکھا دیتے کہ بڑے حضرت بھی اس جلسہ مین ہوتے اور یہ بھی ثابت کرتے کہ حضرت فاروق سے نہ سفر حج مین ترک ہوئی نہ مرتے دم تک (صحیح نسائی)۔
اس مقام پر دو باتین یاد رکھنے کے قابل ہین اول یہ کہ باستثناء جناب امیر جسقدر مبشرہ جنات بنائے گئے ہین وہ سب خلفاء ثلاثہ کے عزیز قریب اور بعض جدی رشتہ دار ہین جناب امیر کو بنظر فریب خلائق مداحون نے احادیث موضوع کرکے شریک کر لیا ہی جیسا کہ بخاری حدیث سعد بن ابی وقاص سے ظاہر ہی اور کچھ حصہ دوم الامامہ مؤلفہ احقر سے واضح ہوگا جو اسی غرض سے پیش کیا گیا ہے دوم حضرت فاروق کے زمانہ رسالت مین اسقدر عزت تھی کہ باوجود دوسرے ہونیکے خطاب عصا یا جوتے سے جتیا دیے جاتے تھے لیکن خلافت نے چار چاند لگا دیے پس اُس زمانہ سے اُنکے مداح شروع ہوئے اور دولت کی لالچ اور حکومت کے دباؤ سے لاکھون مداح فتح کے نقارچی پیدا ہوگئے۔ اور معاویہ نے جناب امیر کی عداوت کے سبب

فضائل موضوعہ احباب کے مدارس جاری کر دیے اور جون جون زمانہ گذرتا گیا اور دنیا طلب قابو چی اُن اکاذیب کو رونق دینے لگے اور چند صدیون کے بعد بعض اہل علم و مؤمن بھی اُن اکاذیب کا سلسلہ روایت سابقہ دیکھ کر دھوکہ مین آگئے اور وہ سلسلہ ہم تک پہنچا ؎ صرفت العمر فی لہو و لعب ؛ فاہا ثم اہا ثم اہا۔

ارشاد منیر اب ثبوت دیا جائے کہ فلان شخص نے اُنکو بھاگتے دیکھا اور یہ بھی بتایا جائے کہ اُس جنگ مین نتیجہ شکست ہوا یا فتح۔ اگر شکست ہوئی تو کون کون صاحب لڑتے رہے اور اُنھون نے کیون شکست کھائی۔ خصوصاً حضرت علی جنھون نے تن تنہا خیبر فتح کیا اُس مین اُنھون نے کیا کارنمایان کیا بتایا جائے۔ تاریخ سے ثابت ہی کہ جو لوگ جم کر لڑے وہ شہید ہوئے۔ جو بچ گئے وہ ہنگر بچے اگر نہ ہٹے نہ بھاگے تو فاتح لوگون نے اُنھین کسطرح چھوڑ دیا۔ یہہ بتایا جائے خود بھاگ کر بچے یا مخالفین کو بھگا کر اور پیغمبر خدا اُسوقت کہان تھے اور حضرت علیؑ کہان تھے انتہی بلفظہ۔

معروضہ مستنیر مقاصد حیرت اسی غرض سے نذر کیا گیا ہی کہ عریضہ مین طول نہو پس اُسکا صفحہ ۱۰-۱۱- ملاحظہ فرمائیے کہ جناب ابوبکر احد مین بھاگے اور وہ خود فرماتے ہین کہ واپس آنے والون مین نمبر اول تھا (تاریخ الخلفا سیوطی) چونکہ ہم لوگ اُنکو صدیق اکبر جانتے ہین اور بعض احادیث سے بھی پایا جاتا ہے کہ پیغمبر خدا نے بھی جناب ممدوح کو خطاب صدیق سے مخاطب فرمایا چنانچہ ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۲۴ مین ہے آنحضرتؐ نے فرمایا۔

تیری مان تجھے روئے اے صدیق تم مین	تکلت امک یا صدیق الشرک
شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ چھپا ہوا	فیکم اخفیٰ من دبیب النمل۔

پس جبکہ حضرت صدیق اکبر اپنی فراری خود ظاہر فرمائین تو ہم کو اُنکی صداقت کے لیے دوسری شہادت طلب کرنی سوء ظنی ہے۔

اسیطرح حضرت فاروق کی نسبت جعل اللہ الحق علی لسان عمر کا

عقیدہ ہی اُنھون نے بھی خود ہی فرمایا ہی کہ مین شکست احد پر بھاگا اور پہاڑ پر چڑھ
گیا تو اُسپر پہاڑی بکری کی طرح اچکتا تھا (بخاری) اور حضرت قتادہ انصاری
حضرت فاروق کی فراری کے گواہ ہین اور خیبر و تبوک و حنین سے بھاگنے
کے سیکڑون گواہ ہین (فتح الباری) اور وادی الرمل سے بھاگنے کے گواہ
علاوہ سیکڑون کے حضرت عمرو عاص ہین (حبیب السیر) پس جناب والا کی منصف
مزاجی سے اُمید ہے کہ انھی چند اسناد پر فیصلہ فرمائینگے اور حضرت عثمان غنی کی
فراری اظہر من الشمس ہے (ترمذی) جسکا اقرار بہت سے علما نے بھی کیا ہے
اور باقی اصحاب ثلاثہ مثل امین الامۃ۔ سیف اللہ۔ طلحہ۔ زبیر و غیرہم کا بھاگنا
یہہ سب کتب تفاسیر و احادیث و تواریخ وغیرہ سے ثابت ہے لیکن تسکین
خاطر شریف کے لیے فراری شیخین کی ایک سند اور بھی لکھے دیتا ہون ملاحظہ ہو
تفسیر کبیر جلد ثالث صفحہ ۱۳۳ تحت آیہ و شاورہم فی الامر مین فخر رازی
نے لکھا ہے۔

پانچوان مسئلہ یہ ہے جو واقدی نے وسیط
مین عمرو بن دینار سے اور اُنھون نے
ابن عباس سے روایت کی ہے ابن
عباس نے کہا کہ آیت وشاورھم
فی الامر سے پیغمبر خدا کو مشورہ کرنیکا
حکم جو ہوا تھا وہ مخصوص ابوبکر و عمر
سے تھا (فخر رازی) فرماتے ہین کہ میرے
نزدیک یہ بات عجیب ہے کیونکہ خدا
نے مشورہ کا حکم اُن لوگون سے دیا تھا
جنکو توبہ و استغفار کا حکم دیا تھا اور
وہ فراریون سے تھے تو بیشک عمر

المسئلة الخامسة روی الواحدی
فی الوسیط عن عمرو بن دینار
وعن ابن عباس انه قال
الذی امر النبی بمشاورة فی
هذه الآیة ابوبکر و عمر و
عندی فیه اشکال لان الذی
امر الله رسوله بمشاورتهم
فی هذه الآیة هم الذین امره
بان یعفوا عنهم ویستغفر لهم
وهم المنهزمون (رهب) ان
عمر کان من المنهزمین فدخل

فاروق تو فراریون سے تھے تو وہ تو آیہ مذکور کے تحت مین داخل ہوگئے مگر ابوبکر وہ فراری نہ تھے وہ کیونکر اس آیت کے تحت مین داخل ہونگے انتہی محصلاً۔

تحت الایۃ الا ان ابا بکر ما کان منہم فکیف یدخل تحت ھذہ الایہ۔

دیکھیے اسلام مین جو فساد پڑے وہ ایسی ہی صورتون سے کہ ابن عباس جو بمعصر شیخین ہین وہ تو فرماتے ہین کہ مشورہ کرنیکا حکم مخصوص ابوبکر و عمر سے تھا اور جن سے مشورہ کا حکم تھا وہ فراریان جہاد تھے اور انہی کو توبہ و استغفار کرنیکا حکم ہوا تھا اور فخر رازی جو غالباً چھٹی صدی مین گزرے وہ فرار ابوبکر کو تسلیم نہین کرتے ان ھذا الشی عجاب۔

جنگ احد کی شکست پر حضرات شیخین نے صرف یہہ ہی نہین کیا کہ برا وقت پڑتے ہی جان بچا کر بھاگ گئے ہون جی نہین بھاگتے بھاگتے ایک بہت بڑی اسلامی مدد کرتے گئے تھے کہ جس سے تمام مسلمانون اور پیغمبر خدا کا خاتمہ اُسی روز ہو جاتا تو تعجب نہ تھا۔ وہ کام یہ تھا کہ اپنے ہم مذاق دوستون کو بھاگتے بھاگتے یہ سبق دیتے گئے تھے قتل محمد فارجعوا الی ادیانکم چنانچہ مسند امام احمد حنبل مین ہے (راوی کہتا ہے) کہ جناب علیؑ نے عمر کو کیا یہ طعنہ نہین دیا تھا (تم وہی ہو نا کہ) تم نے شکست احد پر یہ منادی کی تھی کہ محمدؐ مارے گئے پس اب تم اپنے دین آبائی کیطرف پلٹ جاؤ پس عمر نے کہا بلکہ ابوبکر نے یہ منادی کی تھی پھر یہ آیت نازل ہوئی

لما قال علی لعمر الست المنادی قتل محمدؐ فارجعوا الی دیانکم فقال عمر انما قالہا ابوبکر ثم نزلت ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان۔

کہ جن لوگون نے پشت پھیری تھی تم مین سے جس دن کہ دو جماعتین ملی تھین بیشک اُنکو شیطان نے بہکایا تھا انتہی محصلاً۔

پس اب فخر رازی یا اُنکے ہم مذہب فرمائین کہ دو جماعتون کے بہکانے والے

بڑے حضرت تھے یا چھوٹے حضرت اور قتل محمد فارجعوا الی ادیا نکم کی ندا
دینے والے کون صاحب تھے۔

اب رہے اُن رمز و کنایون کے جوابات خصوصاً حضرت علیؑ جنھون نے تنہا خیبر فتح
کیا۔ جو جم کر لڑے وہ شہید ہوئے۔ خود بھاگ کر بچے۔ پیغمبر خداؐ کہان تھے اور حضرت
علیؑ کہان تھے وغیرہ وغیرہ تو یہہ فضولات مجانین کے ہفوات ہین۔ ان رنج آمیز
کنایون کے جوابات مقصود مناظرہ کو غارت کرنے والے ہین ان سے معاف فرمایا
جائے اور نہ جناب امیر علیہ السلام کا خیبر فتح کرنا مالک خیبر مرحب پہلوان کو قتل کرنا
درِ خیبر اکھیڑنا یہہ باتین علماء فریقین کے نزدیک صحیح ہین آپ صرف مدارج النبوۃ
شیخ عبد الحق محدث دہلوی ملاحظہ فرمایئے۔

ارشاد منیر اسلام کو روپے اور ہتھیار کی ضرورت تھی آسانی (یہہ لفظ میری
سمجھ مین نہین آیا) کی ضرورت تھی یہہ سب اُمور بالتفصیل تاریخ وغیرہ مین مرقوم ہین
سب کچھ کیا گیا جب تو اسلام آجتک رہا اور تا قیامت رہیگا جسقدر اعتراضات
آپکے ہین وہ تاریخ سے دیکھے مجھے تفصیل لکھنے کی ضرورت نہین نہ خط مین لکھنا
ممکن ہے نہ مجھے اس مہملات مین اپنا وقت ضائع کرنا پسند جو کچھ ہر ایک کی خلافت
مین ہوا وہ تو آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور ظاہر ہے کہ کس کس وقت مین
اسلام کی قوت کیسی کیسی ہوئی اور کس کس نے کیسے ملک فتح کیے دیکھیے۔ طبری۔
مغازی۔ فتوح الشام والمصر۔ تاریخ الخلفاء۔ سیرۃ الفاروق۔ الفاروق۔ کتاب
حالات خلیفہ اول۔ روضۃ الصفا۔ حملۂ حیدری۔ آیات بینات۔ تحفہ اثنا عشری انتہی ملفظہ

معروضہ مستنیر بیشک ابتدا مین اسلام کو روپیہ و ہتھیار کی ضرورت
تھی تو یہ محتاج خاندانی مفلس خود پیغمبر خدا کے در کی گدائی کر کے اپنا پیٹ پالتے
تھے یہہ کیا روپیہ سے مدد کر سکتے چنانچہ تذکرۃ الانساب کے صفحہ ۲۱ مین مولوی
شفیع احمد صاحب منبع الانساب سے یہہ عبارت نقل فرمائی ہے مہاجرین وہ
ہین کہ ہمراہی پیغمبر ہجرت کر کے مکہ معظمہ سے مدینۂ منورہ گئے تھے اُن ہی مہاجرین کی

اصحاب صفہ کہتے ہین یہ لوگ فقراء و مساکین سے تھے شرافت انکی چندان معتبر نہین
انتہی بلفظہ۔

الامامۃ مولفہ احقر کا حصہ دوم ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت ابوبکر بروے حدیث عائشہ
مندرجہ بخاری بھیڑ بکری چراتے چراتے پارچہ ہو گئے تھے اور پارچہ فروشی بھی ایسی
بڑھ کی نہ تھی وہ بھی دانے مالکیت کی تھی لیے بازو پر چادرین ڈالکر یا سر پر گٹھر رکھکر
گلیون مین پھیرے کرتے تھے اسی حالت کے سبب ایسے کوتاہ نظر تنگ دل تھے
کہ پیغمبرؐ جیسے داماد سے دوسو درہم کے اونٹ کی قیمت نوسو وصول کی تھی (مدارج
النبوۃ) اسماء اپنی بڑی بیٹی کی شادی کرنی نصیب نہوئی آخر اُسی غریب نے
دو چادرون پر زبیر بن العوام سے متعہ کر لیا (تاریخ کامل) جسکا پیشہ خیاطی اور بعض
کے نزدیک قصائی کا تھا (حیوۃ الحیوان دمیری) اور وہ قریشی بھی نہ تھا۔ ایسطرح
حضرت عائشہ کو ایک تانبے کا تار ندیا تھا۔

حضرت فاروق اور انکے باپ لکڑیان پہاڑون پر سے لاکر بیچتے تھے تو روٹی
میسر آتی تھی (ازالۃ الخفا) پھر اونٹ چرانے لگے (بخاری) پھر گدھے بیچنے لگے
(نہایت المطالب) پھر حضرت خالد سیف اللہ کے باپ ولید بن مغیرہ لوہار کے ہان
حمالی چوکیداری پر نوکر ہو کر ملک شام مین گئے (شرح نہج البلاغہ) پھر دو قوم و قبائل
کے لڑانے مین اور ملانے مین کمال پیدا کیا جہان سے اُنکو فاروق کا خطاب ملا
(روضۃ الصفا) پھر دلالی کرنے لگے (صراح) وہ بھی کہان مدینہ مین ہجرت کے
بعد بس دلالی مین بسر کرتے تھے اور غنیمت کا مال جمع کرتے تھے

حضرت عثمان خاندانی مفلس۔ انکی حقیقی بہن آمنہ بنت عفان مشاطہ گری کرتی
تھین اور انکے بہنوئی حکم بن کیسان بنی مخزوم کے غلام تھے اور حجامی سے بسر کرتے
تھے (اصابہ جلد اول صفحہ ۲۱۷) اور انکے باپ مخنث تھے دف بجاکر بسر کرتے تھے
(شرح نہج البلاغہ) کچھ ترقی کر کے پارچہ فروشی کرنے لگے اور جب غنیمت حاصل ہو گئی
تو مال جمع کر کر کے غنی ہو گئے ان تینون صاحبون اور انکے جگری دوستون کی

ثروت وحیثیت کا فوٹو الامامت کے حصہ دوم مین کھینچ دیا ہی اس مین دیکھ لیجیے ان ہی
حضرات کے مفلس گروہ نے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا سارا مال ہضم کیا
اور بعد رسول خدا وقبضین علیین مکان کی بیٹی جگر گوشۂ رسول سے نکرامی کی یعنے
میراث پیغمبر ندی جو سات قسم کی تھی بنی نضیر کے سات باغ جو ایک یہودی کی
وصیت سے آنحضرت کے قبضہ مین آئے تھے جبکہ وہ احد کے دن مسلمان ہوا تھا۔
مال بنی نضیر جب کہ صلہ بد عہدی مین وہ جلا وطن کئے گئے نصف آمدنی
فدک کی جو بعد فتح خیبر بہ صلح ٹھری تھی وادی القرے کے محاصل کی تہائی
خیبر کے دو قلعے وطیح۔ سلالیم جو صلح سے قبضہ مین آئے تھے خمس خیبر (المعلم
ترجمہ صحیح مسلم بروایت قاضی عیاض صفحہ ۱۸۷۰) پس جبکہ خلفاء کا افلاس
اہل سنت کی کتب کثیرہ سے ثابت ہی تو پھر یہ کس بنیاد پر دعوی ہے کہ ان لوگون
نے پیغمبر خدا کی روپیہ سے بھی مدد کی۔
ہتھیار کی مدد کے وقت تو یہ سب سے پہلے جان بچا کر گریز کرتے تھے جیسا کہ مقاصد
حیرت اور الامامۃ سے ظاہر ہی اور کچھ وضاحت اسکی معروضہ ۱۳ مین گزر چکی ہی۔
جناب نے اپنے گیارہوین ارشاد مین تواریخ کو نامعتبر قرار دیا ہی اور اس ارشاد
مین حوالہ جات تاریخی سے ثبوت دعوی فرما رہے ہین۔ حیرت ہی کہ چند سطور کے
کے خط مین یہہ ذھول ہے تو چند ورق اگر تحریر فرمائین تو نہین معلوم کہ کیسی فاش
غلطیان واقع ہونگی۔
خلفاء ثلاثہ نے جیسے کچھ روپیہ اور ہتھیار سے اسلام کی مدد کی وہ بالتفصیل مختلف
تواریخ مین مرقوم ہی لیکن ان ہی تواریخ مین فضائل کے ساتھ رذائل بھی درج
ہین انکو آپ قبول نہین فرماتے حالانکہ جسقدر تواریخ قدیم ہین وہ سب اہلسنت
ہی کے مؤلفہ ہین اور اسیطرح صحاح وغیرہ مگر ان سب مین تقبیح و تفضیح خلفاء
ثلاثہ موجود ہے مگر آپ فضائل کی عبارت کو معتبر اور رذائل کی عبارت کو نامعتبر
بتاتے ہین گویا ایک بام دو ہوا کے مثل آپ کے ہی مذہب پر صادق آتی ہی۔

اعمال خلفاء ثلاثہ کو جناب والا جو بقائے اسلام کا سبب سمجھے ہوئے ہین جسپر یہ دعوی ہے کہ سب کچھ کیا گیا جب تو اسلام رہا اور تا قیامت رہیگا۔ تو اس دعوے کے منجملہ روپیہ اور ہتھیار کی معاونت تو آپ ملاحظہ فرما چکے کہ ان مفلس اور ڈرپوک لوگون سے ہوسکی اور باقی معونتین جو ان حضرات نے بانی اسلام اور اُنکی عترت کے ساتھ کی ہین یعنے اکثر مقامات پر پیغمبر خدا کی نافرمانیان گستاخیان وغیرہ اور عترت کی غصب میراث وجاگیرات۔ گرفتاری جناب علیؑ اور ارادئے قتل علیؑ اور احراق بیت فاطمہ اور ضرب بطن سیدہ وغیرہ اگر انکو مین لکھون تو جناب والا مجھے قطعی رافضی جانینگے اس سبب سے مین ان مصائب کا ذکر زبان پر نہین لاتا لیکن ان حضرات کی اور معونتین جو وہ بھی آفتاب سے زیادہ روشن ہین انمین سے کچھ بیان کرتا ہون ملاحظہ ہون

اعانت اسلام حضرت ابوبکرؓ

بیعت خلافت اولی کے دسوین روز لاکھون مسلمان بددل ہوگئے اُس بات پر کہ ہم کسی شریف قوم کے آدمی سے بیعت کرینگے یا رسول خدا کے کسی رشتہ دار سے پس اسپر ایک غضب کا ہنگامہ برپا ہوا بارہ چودہ قبائل عرب سے مختلف مقامات پر جنگین ہوئین۔

جن مین سے ایک مقام پر جنگ بنو حنیفہ مین مدینہ کے رہنے والے مہاجر و انصار سے ۳۶۰ مارے گئے اور غیر مدینہ کے مہاجرین سے تین سو انتہی محصلاً۔

وقد قتل من المہاجرین والانصار من المدینۃ ثلثمائۃ وستون ومن المہاجرین من غیر المدینۃ ثلثمائۃ (از تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ۵ صفحہ ۱۴۰)

پھر اسی کتاب مین ہے کہ جنگ بنو حنیفہ کے مقام عقربا مین سات ہزار اور پکڑ دھکڑ مین سات ہزار جملہ اکیس ہزار مسلمان مارے گئے اور بنو حنیفہ والون کی طرف سے جو مسلمان مارے گئے اُنکا شمار خدا ہی کو معلوم ہی حالانکہ قرآن مین کہ-

یعنے مشرکین اگر امان مانگین تو امان دو نہ یہ کہ مسلمانون ہی کو قتل کر دو۔ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ الخ۔

مشہور تو یہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت مین مسلمانون مین بہت خونریزی ہوئی اور تواریخ معتبرہ مین دیکھو تو جسقدر حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت کی وسعت و استحکام کے لیے مسلمانون کی جانین تلف کین اوتنی حضرت امیر کی جنگ جمل و صفین و نہروان مین ضائع نہین ہوئین حضرت امیر کی جنگین بموجب حدیث مشہورہ تاویل قرآن پر تہین اور حضرت ابوبکر کی جنگین دنیا کیواسطے۔

ان حق اور ناحق کی جنگون مین بین فرق یہہ بھی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی جنگون مین آپ کہین نہ پائینگے کہ بحکم جناب امیر کسی فاتح مسلمان نے کسی مغلوب و مقہور کو لوٹا ہو یا اُسکا گھر ضبط کیا ہو یا کسی مغلوب کی میت یا اسیر کو جلا کر مار ڈالا ہو یا کنوئین مین ڈبویا ہو یا پہاڑ سے لڑھکایا ہو یا مثلہ کیا ہو لیکن حضرت ابوبکر کے زمانہ مین ایسا عمل در ایسے احکام اپنے محاربین کے لیے آپ کتب معتبرہ تواریخ مین پائینگے جیسے کہ مقاصد حیرت اور الامامۃ مین بحوالہ کتب درج ہین حالانکہ پیغمبر خدا کا حکم تھا کہ زخمیون کو اور اسیرون کو قتل نہ کیا جائے فراریون کا تعاقب نکیا جائے (زاد المعاد ابن القیم جلد ۲ صفحہ ۲۰۰) ہان حضرت ابوبکر کی جنگون کا نتیجہ البتہ بخیر ہوا یعنے جسقدر مسلمانون کی جانین ضائع ہوئین اُسکے قریب قریب اجتہاد صدیقی سے تابعی پیدا ہو گئے یعنے جن مسلمانون پر افواج صدیق نے فتح پائی اُنکا مال و اولاد و لونڈی غلام اور اُنکے ازواج و بنات سب پر قبضہ و تصرف کیا جس سے بکثرت ولد الزنا تابعی پیدا ہو گئے (ملل و نحل شہرستانی و روضۃ الاحباب وغیرہ) اور جناب امیر کے فاتح لشکر اس قسم کی غنیمت اور اولاد سے محروم رہے۔

ان جنگون کے خاتمے کے بعد مثنی بن حارث شیبانی جو بجہت قحط عراق کیطرف جاکر لوٹ مار اور قزاقی و رہزنی کر رہا تھا جسکے سبب خلق اللہ پریشان تھی حضرت ابوبکر نے خالد بن ولید کو اُسکی مدد کے واسطے مع فوج و خزانہ بھیجا جن جنگون مین ہزارہا

مسلمان دولت کی لالچ مین مارےگئے اور ہزارون جوان عورتین بے شوہری کے سبب زنا مین مبتلا ہوئین اور یہ جنگین قرآن کے بالکل خلاف تھین جیسا کہ الامامتہ کے بیان صفات عصمت اجماعی سے واضح ہوگا افسوس ہو کہ اہل سنت اسقدر خون ناحق اور اتلاف واہلاک خلق اللہ کو اسلام پھیلانا سمجھے ہوئے ہین جس کے سبب اسلام پر بہت بدنما دھبا لگتا ہے اور عیسائیونکا وہ اعتراض ثابت ہوتا ہو کہ اسلام شمشیر سے پھیلایا گیا ہو حقانیت وصداقت سے نہین پھیلایا گیا۔
دوسرا افسوس اُن سنی مورخین پر ہے جنھون نے بے دیانتی سے قبائل عرب کے محاربین ابو بکر کو مرتد ظاہر کیا ہے حالانکہ صحاح وغیرہ کتب سے ثابت ہے کہ محاربان ومخالفان ابو بکر مین سے جملہ مرتد نہ تھے بلکہ اُن مین مسلمانون کا حصہ غالب تھا (بخاری وغیرہ)

اعانت اسلام حضرت عمر رض

مسلمانون کے قتل کرانیکا وسیع موقع جیسا کہ ان حضرت کو میسر آیا شاید کسی اور کو ملا ہو اور تواریخ سینیہ مین جسقدر ان کے فتوحات کی دھوم دھام ہو اور کسی کی نہین لیکن انکے زمانہ اور حضرت ابوبکر کے زمانہ مین یہ فرق ہو کہ مسلمانون کی آپسمین خونریزی انکے زمانہ مین نہین ہوئی بلکہ جن مسلمانون کے مال متاع اور جورو بیٹی بغیر عقد حضرت ابوبکر نے حلال کردی تھین انھون نے جہانتک مال متاع میسر آیا وہ مسلمانون کو واپس دیا اور اُنکے لونڈی غلام اور جورو بیٹیان واپس دلائین لیکن جو اپنے مالکون سے حاملہ تھین یا صاحب اولاد ہو چکی تھین وہ اُسی طرح اپنے فاتحین کے تصرف مین رہین (ملل ونحل)
حضرت فاروق کی توسیع حکومت کے انتظام جو قرآن کے خلاف تھے وہ توالامامتہ مین ملاحظہ فرمائیے لیکن جیسا ذلیل وخوار اور مجبور انھون نے مسلمانون بلکہ صحابہ کبار کو کیا ہو حضرت ابوبکر نے نہین کیا مثلاً ابی بن کعب اور سعد بن

ابی وقاص کو صرف اتنی بات پر کوڑا مار نا کہ ہم سے آگے کیون چلتے ہو (

یا والذّٰریات ذرواً کے معانی پوچھنے پر صبیغ سردار قوم کو سو کوڑے روز مار نا

) یا مہاجرین و بدریین وغیرہم کو اپاہج بنا کر مدینہ مین نظر بند رکھنا (

یا حدیث رسولؐ بیان کرنے پر حضرت ابو ہریرہ کو خوب پیٹنا یا معاندان بنی ہاشم

کو عہدہ ہائے جلیلہ دینے یا متعہ کو حرام کرکے زنا کی کثرت کرا دینا جسکے سبب محکمہ قیافہ

جاری کرنا پڑا تھا جس مین بچون کے نسب دریافت ہوتے تھے یا قرآن سے جورو

اور اُسکی بیٹی کو حلال جانکر فتوے دینا یا قومی لوگونکی میراث مین رعایتی احکام

جاری کرنے جن اختلافات کا آج سلجھاؤ نہین ہو سکتا یا جاہلون کو قاضی بنا کر

ممالک مین بھیجنا یا مذہب جبر کی بنیاد ڈالنا یا عام عربون کو عترت رسولؐ کا دشمن

بنا دینا یا عمداً قرآن کو غارت کرکے اُسکی تکمیل تراویح سے کرانی یا کتب خانہ قدیم

کو جلوا دینا یا برخلاف نصوص قیاس کا جاری کرنا یا خلافت رسولؐ کو شورے

مین ڈلوا کر عترت رسولؐ کو اُس سے محروم کرانا اور غیر متعلق خاندانون کو خلافت

کا مدعی بنوا دینا جسکے سبب صدیون سادات بنی فاطمہ اور متبعان اہلبیت قتل

ہوتے رہے جسکی ظاہری ابتدا جنگ جمل و جنگ صفین و نہروان سے ہوئی

غرض ایسے اور ان سے بڑھکر احسانات اسلام اور مسلمانون پر حضرت فاروق

کے ہین جنکے سبب اسلام مین فرق پیدا ہوئے اور ہوتے رہتے ہین اور آپسمین

اُن ہی کی بدولت جوتی پیزار چلتی رہتی ہے اور اس منھ پر انکو محسن اسلام

سمجھا جاتا ہے لیکن اب ہم ان بزرگ کا ایک انوکھا قانون ایسا ہی لکھتے ہین کہ

کہ جناب والا کسی قطعہ ارض کے بادشاہ ظالم و سفاک کا بھی تاریخی دنیا مین نہ

پائینگے وہ یہہ ہے۔

اپنی میت یا مصیبت پر انبیا کا جزع و فزع اور بین و شیون کتب آسمانی سے

ثابت ہے مثلاً حضرت یعقوب کا غم یوسف علیہ السلام مین اور حضرت عیسٰی علیہ السلام

کا صلیب پانیکے وقت اور حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ جناب امیر پر رسولخدؐ کا

سلہ ازالۃ الخفا

جزع وفزع اور بین ور شہادت حضرت امیر حمزہ پر خانہ پیغمبر میں ماتم و نوحہ خوانی لیکن

جناب فاروق رضی اللہ عنہ ایسے موقع پر روینوالون کو لکڑی سے مارتے تھے یا پتھرون سے یا رونے والے کے منھ مین

وکان عمر یضرب فیہ بالعصا و یرمی بالحجارۃ ویحثی بالتراب (بخاری جلد اول صفحہ ۱۴۵)۔

مٹی بھرتے تھے انتہی محصلاً۔ اب اس وحشی قانون کی اور ترقی ملاحظہ ہو۔ اغاثۃ اللھفان کے صفحہ ۱۸۱ مین ابن القیم نے لکھا ہے۔

حضرت عمر اپنے آخر زمانہ مین فرماتے تھے کہ ہم کسی بات پر اسقدر نادم نہین ہوئے جتنا ان تین باتون پر ایک ای کاش کہ ہم ایک مرتبہ کے تین طلاق کو حرام نہ کیے ہوتے دوسرے غلامونکے نکاح

قال قال عمر بن الخطاب ماندمت علی شئی ندامتی علی ثلاث ان لا اکون حرمت الطلاق وعلی ان لا اکون انکحت الموالی وعلی ان لا اکون قتلت النوایح

کی اجازت ندی ہوتی تیسرے روینوالی عورتونکو قتل نکیا ہوتا انتہی محصلاً۔
جناب والا سمجھ سکتے ہین کہ حضرت سیدہ صلوات اللہ علیہا جو اپنے باپ کی میت کو اپنے گھر مین نہ روسکین روزانہ بستی کے باہر حزن خانہ مین تشریف لیجاتی تھین اور رات کو جناب امیر علیہ السلام گھر مین لاتے تھے اسکی کیا وجہ تھی۔ پس اسکی وجہ یہی تھی کہ ظلم عمر فاروق کے سبب آپ اپنے باپ کو نہ روسکتی تھین چونکہ حصول خلافت کا ابتدائے زمانہ تھا اور چند قبائل عرب سے جنگ پیش تھی اس سبب سے رحم کیا گیا کہ جناب سیدہ کو بستی کے باہر رونے کا موقع مل گیا ورنہ نہین معلوم کہ حضرت کے ساتھ بھی کیا سلوک کیا جاتا اور یہ جو بعض خوش اعتقاد اہلسنت نے لکھا ہو کہ اہل محلہ نے درخواست کی کہ یا سیدہ آپ دن کو روئین یا رات کو اس وجہ سے آپ حزن خانہ مین دن کو تشریف لیجاتین یہ جاہلون کی بناوٹ ہے۔ محلہ کون اور محلہ والے کیسے۔
بات یہ ہے کہ مسجد نبوی مین خلیفہ کا اجلاس ہوتا تھا و دم مسجد سے تمام ازواج

مطہرات کے اور حضرت سیدہ کا مکان ملحق تھا چونکہ وہ شادیانہ بجانے اور
مبارکباد دینے کا موقع تھا اسکے برخلاف خانہ سیدہ سے آہ و فغان کی آواز بلند
رہتی تھی جو بدشگونی سمجھی جاتی تھی سوم یہ کہ آہ و زاری حضرت عائشہ و حفصہ کو
ناگوار تھی چہارم بعض نیک نہاد صحابہ کے دل صیحہ سیدہ سے بیچین ہو جاتے تھے
اور غمخوار شیخین کو بلوہ کا اندیشہ ہوتا تھا ان وجوہ سے حضرت سیدہ کو باپ کے
رونے کے واسطے دن کو ان لوگون سے دور جانا پڑتا تھا - اور رات کو خلیفہ کا
اجلاس اپنے مکان واقع محلہ سنخ جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا وہان ہوتا
تھا اور رفیق خلیفہ بھی مثل سایہ ساتھ رہتے تھے ان وجوہ سے حضرت سیدہ کو
رات کو اپنے گھر مین آہ و زاری کا موقع ملتا تھا -

ام فروہ ہمشیرہ حقیقی ابوبکر کو حضرت فاروق نے نوحہ گری پر ایک غیر مرد
سے مردانہ مین گھسوا کر خوب پٹیا تھا کیونکہ حضرت عائشہ نے اپنے باپ کے مرنے
پر مجلس ماتم مقرر کرنے چاہی تھی اصل خطا حضرت عائشہ کی تھی لیکن پٹنا ام فروہ
کی تقدیر مین تھا (تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ۲ ص ۱۶۱)

حضرت عثمان بن عفان شیخین کے قدم بقدم تھے جسقدر مظالم شیخین نے
کئے وہ ست حتی الوسع اور حسب موقع انھون نے بھی کئے انھون نے بھی حضرت
عبداللہ ابن مسعود کی پسلی توڑی اور ابوذر غفاری کو بمقام ربذہ جلا وطن کیا
محمد بن ابی بکر کے قتل کی تیاری کی جو کسرین تحریف قرآن کی شیخین سے رہ گئین
تھین وہ انھون نے پوری کین اور جناب امیر علیہ السلام کو سفارشی ہو در پر مدینہ
سے خارج از بلا کرنے کا منشا ظاہر کیا جو حضرت عباس کی سفارش سے رکا (اعثم
کوفی) اور جیسے شیخین نے عہدے اپنے عزیزون اور دوستون کو دیئے تھے انھون
نے اس مین اضافہ کیا جن شکایات کے مجموعہ پر قتل کر دیئے گئے الغرض شیعون
کے ایسے اعتراضات در بھی بہ کثرت ہین جو انکے کتب سے ایک جا ہے اور ہمارے
کتب سے متفرق طور پر دستیاب ہوتے ہین پس خلفاء ثلاثہ کی اعانت اسلام

ور عایت مسلمین کے ہزار دن اثرات اور نمونے موجود ہین جیسے ۱۳۲۶ھ ہجری و ۱۳۲۷ھ بمقام لکھنؤ جاری ریاری جمنٹ کا بلوہ اور مار پیٹ اور متفرق قطعات رضل پر شور و شین اور ہنگامے اور متعدد مباحثات زبان وغیرہ۔

اگر اللہ تعالے جناب والا کے دل مین اسلام حقیقی کا نور عطا فرمائے تو بقول شیعہ آپ کو شیخین کی بیداد ومیون کے خزانے نظر آئینگے چونکہ زمانہ خلافت اولی سے مسلسل خلافت سنیہ رہی اور اُن سب نے یہہ ہی کوشش کی کہ خلفاء ثلاثہ کے مصائب چھپائے جائین اور فضائل موضوعہ احباب کو رواج دیا جائے تاکہ بنی فاطمہ کی طرف رجحان خلق نہونے پائے۔ حصول خلافت مین کامیابی نہو اس وجہ سے اُن کے سیکڑون مصائب چھپ گئے تو آج وہ مصائب بغیر نظر عمیق کے آسانی سے نظر نہین آسکتے۔

یہہ اظہر من الشمس ہے کہ کُل تواریخ قدیمہ اہل سنت ہی کی مؤلفہ ہین جن سے غیر ملت والون نے بھی اپنے مؤلفات مین سند لی ہے اور ان ابواب خاص مین شیعون کی کوئی تاریخ خلاف مذہب اہلسنت ہونے کے سبب رواج نہ پاسکے اس لیے خلفاء ثلاثہ کے فتوحات مشہورہ کی نسبت یقین نہین ہوسکتا کہ جو شیخیان فتوحات کثیرہ کی مورخین نے بگھاری ہین وہ بالکل سچ بھی ہون۔ دیکھیے صدی اول مین ابی بن کعب اور ابوہریرہ حدیث سازی پر حضرت فاروق کے ہاتھون پٹے تھے (ازالۃ الخفا ابن عباس) دوم معاویہ نے ابوہریرہ۔ عمرو عاص۔ سمرہ بن جندب کو خدمت حدیث سازی پر معمور کیا اور فضائل شیخین وعثمان بنوا بنوا کر اُسکی تعلیم کے مدارس جاری کیے۔ سوم صدی دوم مین محمد بن اسحاق صاحب مغازی اور واقدی صاحب فتوح الشام والمصر وغیرہ ایسے مشہور گزرے ہین کہ جنھون نے ہزارہا احادیث رسول اللہ پر بنا ڈالین تو اُن اکذب الناس نے محامد شیخین مین کیا کچھ گلفشانیان نہ کی ہونگی انکے علاوہ اور سیکڑون نے احادیث بنا کر دو دو پیسے پر بیچ ڈالین (موضوعات کبیرہ موضوعات صغیر) وغیرہ۔

پس ایسی بیہودی بنیادون پر جو جناب والا کو زعم ہے کہ کس کس وقت مین اسلام کو کیسی کیسی قوت ہوئی یہ محض لغو اور مہمل ہے بلکہ یون فرمائیے کہ وہ پاکیزہ اسلام جس پر فرشتے درود پڑھتے تھے وہ خلفاء ثلاثہ کے جہل و خودرائی کے سبب ایسا مکروہ اور گندہ ہو گیا کہ بے دماغ تو مین اُس سے مُونھ پھیرتی ہین اور پشتینی اہلسنت آریہ بن رہے ہین جن مین سے آپ ایک جاہل شیعہ کو پیش نہین کر سکتے۔

یہہ جو فرمایا گیا ہی کہ کس کس نے کیسے کیسے ملک فتح کیے تو اسکی نسبت یہہ عرض ہی کہ آب الامامۃ مین بیان صفات عصمت اجماعی ملاحظہ فرمائیے کہ خلفاء ثلاثہ کے وہ جہادات مخالف قرآن و احادیث ہونے کے سبب تاخت و تاراج اور ڈاکے تھے دوم اسلام اور فتوحات کثیر مین ملازمت نہین بہت مسلمانون اور کافرون نے بھی توسیع حکومت کے لئے جانین لڑائی ہین سوم جب کہ ہمارے کتب سے جناب امیر علیہ السلام کا نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین پر وصی و خلیفۂ رسول ہونا ثابت ہے (معالم۔ مسند احمد وغیرہ) جسکی تجدید کے لیے آیہ یا ایہا الرسول بلغ الخ بمقام غدیر خم نازل ہوئی تو شیخین کی خلافت خلافت غاصبہ تھی جو امام منصوص کے مخالف تھے اور امام منصوص کی مخالفت کفر ہے (فتح الباری۔ منہاج السنۃ وغیرہ) ان ہی بنیادون پر شیعہ دعوے سے کہتے ہین کہ خلفاء ثلاثہ کے جملہ اعمال منجر بہ کفر تھے چہارم زمانہ حیات پیغمبر خدا میں بلاد عرب فتح ہوئے تھے جنکی تفصیل الامامۃ مین موجود ہی اُن فتوحات مین سب سے زیادہ کوشش کا حصہ جناب امیر کا تھا اُس سے جناب والا نے آنکھ بند کر لی۔

اور جنھون نے زمانہ رسول خدا مین نہ کوئی موضع فتح کیا نہ کسی موضع کے کو مسلمان کیا نہ کسی دشمن پیغمبر کو قتل کیا نہ کسی بت خانہ کو توڑا نہ جلایا سوائے فرار عن الجہاد کسی کافر کا مقابلہ نہ کیا اور سرور کائنات کے بعد ملک کے مالک بنگئے اُن کی خلافتون کے آپ مداح بنے ہین اللہ تعالے آپ کو فہم سلیم عنایت فرمائے۔

ارشاد منیر ہین نے جو مناقب و فضائل صحابہ لکھے ہین از روے آیات و احادیث وغیرہ لکھے ہین کبھی دیکھیےگا انتہی بلفظہ فقط شرح دستخط

میرزا منیر الدین ضیاء

معروضہ مستنیر بھلا محامد قرآنی کہان اور خلفاء ثلاثہ کہان ۔
ہان بعض صحابہ کے فضائل قرآن مین بیشک موجود ہین اُن سب مین ایمان کی شرط لگی ہوئی ہے لیکن آپ اُن سب فضائل و شروط کو صرف خلفاء ثلاثہ ہی کا حصہ سمجھے ہوے ہین حالانکہ اُن غریبون نے اپنے حق مین فضائل قرآنی کا دعوے نہین کیا اور جو فی الحقیقۃ اُن کے فضائل قرآن مین کچھ بھی ہوتے تو وہ بنی ہاشم اور بالخصوص جناب امیرؑ اور جناب سیدہ کے معارضے کیوقت ضرور پیش کرتے البتہ اُن کے فضائل بزمانہ معاویہ مین کثرت سے تصنیف ہوے جو آج کل بہ کثرت کتب و احادیث و تفاسیر و تواریخ وغیرہ مین پائے جاتے ہین لیکن ان موضوعہ احباب مین بہ کثرت احادیث ایسے بھی ہین کہ جنکی موضوعیت کا اقرار خود علماء اہل سنت کو ہے اور وہ رد و قدح شایع ہو کر بازارون مین بکتے ہی ہین اگر یقین نہ ہو تو موضوعات کبیر ملا علی قاری موضوعات شوکانی موضوعات سیوطی موضوعات سبط ابن جوزی وغیرہ خرید کر کسی عربی دان علیسائی سے سمجھ لیجیے کیونکہ آپ کو اُن کا ہی اعتقاد ہے پس اُن ہی اکاذیب مین سے کچھ حصہ وراثۃً جناب والا کو بھی پہنچا ہی جو جنگ نامہ مین ٹھونسا گیا مگر یقین جانیے کہ ایسے جملہ احادیث و روایات مکذب خدا و رسول ہین اُنپر عمل عثمانی بلکہ عمل مروانی فرمائیے ۔
ارشاد منیر کسی شخص کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین خلفاء ثلاثہ نے مسلمان نہین کیا یہہ تو خلفاء کے کارنامون کا ادنی جزہے اس سے اعلی پر نظر ڈالئے حضرت کے وقت مین جو کوئی مسلمان ہوا وہ حضرت پر ایمان لاکر ہوا بعد حضرت کے جو خلفاء ثلاثہ سے ہوا اُس کی نظیر قیامت تک نہین اور جو کچھ

فتوحات یقین وہ بھی نہ رہین اگر اُن کے تفصیلی حالات دیکھیے تو اعتراض رحق
نہ کرتے انتہی محصلاً۔

معروضہ مستفیض جناب والا نے یہہ فقرہ سارے کرامت نامہ کے تمام کرچکے بعد
لکھاہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا کے نزدیک یہہ فقرہ مناقب خلفاء
ثلاثہ یا حقیقت مذہب اہل سنت کے لیے ہے سہ این خیال است و محال
است و جنون۔ سوائے رنج آمیز کتابون کے غالبًا آپ کے جملہ سوالات اور
مافی الضمیر کا جواب دیچکا اب اس ارشاد مین دو باتین قابل جواب معلوم
ہوتی ہین۔

پہلی بات یہہ ہے کہ (لوگون کا مسلمان کرنا) یہہ تو خلفاء کے کارنامون کا
ادنےٰ جزو ہے اور شیعہ اس کے جواب مین لکھتے ہین کہ خلفاء ثلاثہ کا لوگونکو
مسلمان کرنا او خویشتن گم است کرا رہبری کند کا ہم درجہ دعوے ہے وہ اپنے ثبوت
دعوے مین تحریف قرآن۔ کفار قریش کے مقتولان بدر پر نوحہ خوانی۔ نداے
قتل محمدؐ فارجعوا الی ادیانکم پیش کرتے ہین جو بحوالہ اسناد و کتب
اوپر درج ہو چکے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلفاء ثلاثہ اور اُنکے دوست
اسلام اور بانی اسلام کے دشمن تھے اُن اسناد کے علاوہ نقل معاہدہ حضرت
فاروق پیش کرتے ہین جس سے کفر فاروق ثابت ہوتا ہے ملاحظہ ہو:

نقل معاہدہ حضرت فاروق با معاویہ

صاحب انوار النعمانیہ نے ابو بکر بلاذری کی تاریخ سے یہہ معاہدہ اپنی
کتاب موصوف مین نقل کیا ہے اور یہ معاہدہ اُس موقع پر ظاہر ہوا تھا کہ
جب حضرت عبد اللہ بن عمر نے شہادت امام حسین علیہ السلام اور ذلت و خواری
اہلبیت اطہار پر یزید کی سرزنش کی تھی۔ چونکہ آپ خلیفہ دوم کے فرزند اکبر تھے
دوم آپنے جناب امیرؑ سے بیعت نہ کی تھی بلکہ تین لاکھ درہم لے کر یزید سے بیعت

کی تھی دکامل ابن الاثیر) پس ان خصوصیات و اخلاص کے سبب یزید نے راز دار جانکر ان کے باپ کے اُس معاہدہ کی نقل بھیجدی جو حضرت فاروق نے معاویہ سے کیا تھا کہ وہ اپنے تئیں بے خطا ثابت کرے و هی هذا۔

پس لکھ بھیجا یزید نے عبد اللہ ابن عمر کی طرف جو اُن کے باپ نے معاویہ کو لکھ بھیجا تھا جان تو اے معاویہ بیشک محمد بہتان لائے اور دروغ اور منع کیا ہم کو لات و عزیٰ سے اور پھرا را منھ کعبہ کیطرف اسنے ہم سے پھیرا کہ وہ قبلہ اسلام ہے پس یہہ تھا نہایت غلو و علو اُنکا اور اُنکی مہارت جادو مین ایسی تھی کہ وہ آواز عیسیٰ و موسیٰ کو ٹھنڈا کرتی تھی اور کافر بنی اسرائیل کو۔ اور ہم ویسے ہی رہے کہ جیسے پہلے تھے اور نہین چھوڑا ہم نے لات و ہبل کو جب محمد مر گئے تو روندڈالا ہم نے اپنے چالیس جتھے والون کی ہمراہی سے اور ہم نے گواہی دی کہ امام قریش سے ہونگے اور معزول کیا ہم نے علی کو خلافت سے جو اُسکو پیغمبر نے سونپ دی تھی اور اُسکے لیے مخصوص کر دی تھی پھر ہم نے مشتعین گھس لین اُسکی ور نکال لائے ہم اُسکو اُسکے گھر سے اور لائے ابو بکر کی

فبعث الی عبد الله ابن عمر الکتبه ابوه الی معاویه هذا عهد من عمر بن الخطاب الی معاویه ابن ابی سفیان اعلم یا معاویه ان محمد قد جاء بالافك والسحر ومنعنا من اللات والعزیٰ وحول وجهنا الی الکعبة اللتی یوهم انها القبلة الاسلامیة فکان هذا من غایته غلوه وعلوه ومهارته فی السحر مهارته علی موسیٰ وعیسیٰ وکافته ببنی اسرائیل ونحن علی الذین کنا قبل ذلك وما نزلنا اللات والهبل ولما توفی محمد توطئنا مع اربعین اهل مجلستنا وشهدنا انه قال الائمة من قریش وعزلنا علیا من الخلافة اللتی فوضها الیه وجعلها مخصوصة له ثم لففنا واخرجنا به الی ابی بکر و

بیعت کا اور حالیکہ ہم ظاہر کرتے تھے سنت
محمدؐ کو تاکہ نہ بھاگ جائین لوگ ہم سے
لیکن باطن مین ہمارا امر ویسا ہی تھا
جیسے ہم پہلے سے تھے پھر اُس کے بعد
ہم نے انتقام لیا اُسکی یعنے محمد کی اولاد
اور ذریت سے حسب لیاقت اور اپنی
قدرت کے مطابق اور خبردار ہو تو ای
معاویہ پس وصیت کرتا ہون مین تجھے
کہ نہ سستی کرے تو اُس کام مین اور
قتل کر تو اُس کی اولاد کو اور اُس کے
پوتون کو جو ہاتھ لگ جائین اور تیری
قدرت مین آجائین اور اگر تجھے قدرت
نہ ہو سکے گروہ کے استیصال کی بخوف
اُس کے کہ لوگ نفرت کرین تجھ سے
اور تجھ سے دور ہو جائین اور تجھ پر خروج
کرین تو تو باطناً اُس کام کا کرنے والا رہ
تاکہ تو اُنکو دفع کرے اور گرادے تو
اُنکو اُن کے مقام سے اور اُنکے مرتبون
مین کمی کر سکے اور محبت لات وعزی

امرنا الناس ببیعت ولنا نظاهر
بسنة محمد لئلا یهرب الناس
عنا ولکنا فی باطن الامر علی الذین
کنا قبل ذلك ثم بعد ذلك
انتقمنا من اولاده وذریته
علی حسب طاقتنا وقدرتنا و
اما انت یا معاویه فاوصیك
ان لا تسامح فیها واقتل من
اولاده واحفاده ما اتصل الیه
یداك وقدرتك ولو لم تقدر
علی استیصال خالفته خوفا
من تنفر الناس وتباعدهم منك
وخروجهم علیك لکن فی باطن
الامر علی دفعهم وازالتهم عن
مقاماتهم وانحطاط مراتبهم ولا
تذهب محبة اللات والعزی
عن قلبك فانها طریقنا
وطریق اباءنا وانا علی اثارهم
مقتدون۔

کی دل سے نہ نکال بیشک وہی ہمارے اور ہمارے آباء کے طریق کے لئے
ہین اور ہم اُن ہی کی نشانیون کے پوجنے والے ہین انتہی محصلاً۔
ازالۃ الخفا مقصد دوم کے صفحہ ۱۹۹ مین حضرت ابوبکر کی نسبت پیغمبر خدا
نے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے۔

اے ابوبکر تم مین شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ چھپا ہوا ہی انتہی محصلاً۔ والذی نفسی بیدہ للشرک فیکم اخفی من دبیب النمل۔

پس بڑے حضرت مین بہ شہادت معصوم شرک پایا جانا اور منجھلے حضرت کا اقرار بت پرستی کرنا اور چھوٹے حضرت کا دونون کے قدم بقدم ہونا اس بات کی بین دلیل ہے کہ خلفاء ثلاثہ ایمان واسلام سے محروم تھے اور ان حضرات کے کفر و نفاق کی خبر توریت یشیعا نبی کی کتاب باب (۵۱-۵۲) مین اُس موقع پر ہے جہان آنحضرت کی پیشین گوئیان درج ہین جن کو مین نے بھی بچشم خود دیکھا ہے وہ آیات یہ ہین۔

۱- دیکھو میرا بندہ اقبال مند ہوگا۔ ۲- وہ کونپل کیطرح خشک زمین سے پھوٹ نکلا ہی
۳- اور نہایت ستایا گیا۔ ۴- اور غمزدہ ہوا تو بھی اُسنے اپنا منہ نہ کھولا۔
۵- اور وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ ۶- اور عمر دراز ہوگی۔
۷- اور خدا کی مرضی اُسکے ساتھ بر آئیگی۔ ۸- وہ لوٹ کا مال زورآوروں کے بانٹے گا۔
۹- اور وہ اپنی جان کا دکھ اُٹھا کر سیر ہوگا۔ ۱۰- اور اسکی قبر شریروں کے بیچ مین ہوگی

یہہ تمام پیشین گوئیان پیغمبر خدا پر پوری منطبق ہوتی ہین۔

یعنے آپ کا اقبال مند ہونا ۲ زمین خشک مکہ سے نشو نما پانا ۳ ستایا جانا ۴ مصائب قریش وغیرہ اوٹھا کر اپنے ارادون پر قائم رہنا ۵ تھوڑے زمانہ مین حسب مرضی خداوند عالم لاکھون کو مطیع اسلام بنا لینا ۶ غنیمت جو کسی پیغمبر کے لیے حلال نہ ہوئی تھی اُس کا حلال ہونا اور آنحضرت کا تقسیم فرمانا ۷ مرض موت مین پیغمبر خدا کو زہر دیا جانا جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہ مین ہے۔

پس یہ سب باتین آنحضرت کے حالات وواقعات پر منطبق ہوتی ہین اور شیخین کی قبرون کے بیچ مین آنحضرت کی قبر بھی ہے جو متواترات سے ہے صدق اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین (سورہ بقر)۔

الغرض میرے نزدیک شیعہ کا یہہ اعتراض ایسا مستحکم ہی کہ ہمارا فریق اس کا سچا اور واجبی جواب قیامت تک نہ دے سکیگا۔

دوسری بات قابل جواب یہہ ہے (کہ جناب امیرؑ کی خلافت مین) اور جو کچھ فتوحات تھین وہ بھی نہ رہین۔ اس کی نسبت یہ عرض ہے کہ جناب والا دریافت فرمائین کہ حضرت امیر علیہ السلام کی خلافت مین امن قائم نہ رہا تو اُس زمانہ مین فسادی کون لوگ تھے آیا وہ کافر تھے یا مومن۔ عرب کے تھے یا عجم کے چونکہ اُن فسادات کے بھی بانی و موجد خلفاء ثلاثہ ہی تھے اسلیئے اب ہم اسکی کسی قدر وضاحت کرتے ہین

اسماء تباہ کنندگان خلافت جناب امیرؑ

خلافت جناب امیر علیہ السلام کے دو قسم کے ارکین ہین ایک ارکین ظاہر دوسرے ارکین باطن۔ اور ان دونون قسمون مین خلفاء ثلاثہ شریک ہین ملاحظہ ہو۔

ارکین ظاہر

۱۔ حضرت عائشہ خلیفہ اول کی بیٹی ۲ حضرت حفصہ خلیفہ دوم کی بیٹی ۳ زینب ابوسفیان کی بیٹی معاویہ کی بہن۔ ۴۔ عبداللہ و عبیداللہ ابنان خلیفہ دوم ۵۔ طلحہ خلیفہ اول کے بھتیجے اور داماد یعنے شوہر ام کلثوم ۶۔ زبیر بن العوام خلیفہ اول کے داماد اور ان کے فرزند عبداللہ جن کی خلافت کے لیے حضرت عائشہ نے جنگ جمل قائم کی ۷۔ اشعث بن قیس کندی یمنی خلیفہ اول کے داماد ام فروہ کے شوہر ۸۔ سعد بن ابی وقاص لوہار خلیفہ دوم کے سپہ سالار ۹۔ عبداللہ بن عامر حاکم بصرہ خلیفہ سوم کے خالہ زاد بھائی ۱۰۔ ولید بن عقبہ بن معیط کلال حضرت فاروق کے سالے ۱۱۔ عبداللہ بن سعید بن ابی سرح خلیفہ ثالث کے برادر رضاعی ۱۲۔ عمرو عاص حاکم مصر ۱۳۔ یعلی بن منیہ حاکم یمن

امیر عثمانی ۱۴ مروان طرید رسولؐ خلیفہ ثالث کا بہنوئی اور دستور المعظم ۱۵
معاویہ بن ابی سفیان حاکم شام امیر خلیفہ دوم و سوم - ان کے علاوہ اور
بنی اُمیہ و ہوا خواہان خلیفہ دوم و سوم جو دست بوس بنی اُمیہ تھے پس یہ سب
تباہ کنندگان خلافت جناب امیر علیہ السلام ہین اور ان مین سے جملہ مرفہ الحال
اور بعض کی حیثیت رئیسانہ اور قوت شاہانہ تھی اور وہ صاحب حشم و خدم
والی طبل علم تھے بس ان سب رضی اللہ عنہم نے خلافت ہی کا نہین بلکہ اسلام ہی
کا خاتمہ کردیا اس خلافت کی خرابیونکے امثلہ دنیا مین بہ کثرت ہین -
الغرض جب کسی سلطنت مین ایسے دغاباز بے ایمان نمک حرام جمع ہوجایا
کرتے ہین تو گو بادشاہ مین سلطنت کرنے کی قابلیت بھی ہو مگر تاہم وہ سلطنت
برباد ہوجایا کرتی ہے

آراکین باطن

اس گروہ مین وہ لوگ ہین کہ جن کے عزیز قریب اور احباب یا اولاد - برادر
وغیرہ بدر - احد - خندق - خیبر - حنین - تبوک - سرایا مین قتل کئے گئے تھے
جن کے قتل کا زیادہ حصہ جناب امیرؑ کے دست حق پرست سے تھا اور وہ سب
منافق صحابہ رسولؐ خدا کے دشمن اور جملہ بنی ہاشم کے خون کے پیاسے اور
طالب قصاص تھے اُن مین اراکین ظاہر کے افراد بہ کثرت شریک تھے مثلاً
حضرت فاروق کہ ان کا حقیقی ماموں بدر مین قتل ہوا ابوسفیان کہ اسکے
کئے بھائی اور بیٹے اور عزیز قتل ہوئے معاویہ ان کا نانا عتبہ بن ربیعہ اور
معاویہ کا ماموں یعنے ہند کا باپ اور بھائی بدر مین قتل ہوئے حضرت عثمان
ان کے کئے عزیز قتل ہوئے حضرت ابوبکر کے بعض دوست بدر مین قتل ہوئے
سعد بن ابی وقاص کے بعض رشتہ دار قتل ہوئے جنگ بدر کے تمام مقتولین
مین ۳۲ آدمی جن مین زیادہ تر بنی اُمیہ تھے صرف جناب امیرؑ کے ہاتھوں قتل ہوئے

اور باقی حضرات کی شمشیر آبدار سے قتل ہوئے اسیطرح باختلاف روایات بلون
غزوات وسرایا مین بہ حکم پیغمبر صحابہ اور بعض جناب امیر کے ہاتھون قتل ہوے
اسی طرح مقتولان بنی قریظہ جو سات سو آدمی ایک دن مین بجرم بدعہدی
قتل ہوئے جن مین سے نصف جناب امیرؑ کے دست حق پرست سے داخل
دار البوار ہوئے دوسرے وہ لوگ جو پیغمبر خدا یا جناب امیرؑ کے ہاتھون
حدود شرعیہ کے سزایافتہ تھے جیسے حضرت فاروق وعبداللہ بن سعد ابی سرح
حضرت عثمان کے برادر ومسطح حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی وحسان بن ثابت
اور اسی طرح اور بہ کثرت صحابہ تیسرے وہ لوگ جو جلاوطن کئے گئے مثلاً
بنی النضیر جن کی سفارش عبداللہ بن ابی نے کی مگر اُن کی صرف جان بخشی
ہوئی اور جلاوطنی برقرار رہی چوتھے مندرون اور معبدون کے متولی
جو اپنی موروثی جائدادون اور معاشون کے ضبط ہونے اور چڑھاوے
اور قربانیون کے بند ہونے سے محتاج اور تبدیل مذہب سے بے وقار اور
معبودان باطل کے شکستہ ہونے اور انہدام دیویون کے سبب بغل در آتش
تھے پانچوین مختلف مقامات کے قبائل پجاریان اصنام وغیرہ تھے جنکے
اسماء کی کس قدر تفصیل کتاب رسوم جاہلیہ مولفہ مولوی نجم الدین صاحب
سیوہاری مصنف سیرۃ الشافعی مطبوعہ سٹیم پریس لاہور کے صفحات ۱۸
تا ۲۰ سے کرتے ہین۔

۱۔ بنی خزاعہ اور تمام قریش کے پجاریان اساف۔ نائلہ۔
اساف مقام صفا پر تھا اور نائلہ مروہ پر۔ انکے نام پر قربانیان ہوتی تھین۔

۲۔ بنی کلیب پجاریان ودّ۔
یہہ دومۃ الجندل مین نصب تھا اور بنی عذرہ اور بنی عامر کے بہت سے
لوگ انہدام دیول کے سبب خالد بن ولید سے لڑکر بزمانہ پیغمبر مارے گئے۔

۳۔ بنی لحیان اور بنی مضر اور بنی ہذیل پجاریان سواع۔

۴ - بنی مذحج اور اہل جرش پجاریان یغوث -

یہہ بت رانگ کا تھا -

۵ - اہل ہمدان اہل یمن پجاریان یعوق -

یہہ بت قریہ خیوان مین نصب تھا جو صنعا سے دو دن کے فاصلہ پر تھا اور
ان کے علاوہ اور قومین بھی اسکی پوجا کرتی تھین -

۶ - قوم حمیر اور اس کے علاء مضافات حمیر کی قومین پجاریان نسر -

۷ - بنی خزاعہ اور بنی ہذیل بلکہ جملہ عرب پجاریان مناۃ -

یہہ بت مکہ اور مدینہ کے درمیان بمقام قدید سمندر کے کنارہ پر تھا ۸ھ
بزمانہ فتح مکہ جناب علیؑ کے ہاتھون تباہ و تاراج ہوا تھا - قبائل اوس و خزرج
اس کی بہت تعظیم کرتے تھے -

۸ - بنی ثقیف پجاریان لات -

یہہ مربع پتھر کا دیو اُس جگہہ نصب تھا جہان اب طائف کی مسجد کا بایان منارہ
ہے - تمام بت پرستان عرب اس کی عزت کرتے تھے اور یہہ مغیرہ مین شعبہ کے
ہاتھون منہدم ہوا - اس دیول مین آگ لگا دی گئی تھی بنی تیم و عدی بھی
اس کے پجاری تھے جو خلیفہ اول و دوم کے قبیلے تھے -

۹ - بنی شیبان بلکہ جملہ بت پرستان قریش و عرب پجاریان عزی -

قریش نے اس بت کے نام پر وادی حراض کی اراضی وقف کر رکھی تھی اور
اس بت کی قربان گاہ کا نام غبغب تھا - جیسی عزت اس بت کی تھی ویسی
اورون کی نہ تھی - ظالم بن اسد نے ذات عراق سے نو میل کے فاصلہ پر
نخلہ شامیہ مین اس کو نصب کیا تھا خالد بن ولید نے بحکم پیغمبر اس کا نام
مٹا دیا -

۱۰ - جملہ قریش پجاریان ہبل -

یہہ بت بشکل انسان عقیق سرخ کا تھا اور ہاتھ ٹوٹ جانے کے سبب سے نیکا

بنا رکھا تھا - ازلام یعنے جوے کے پانسے اسی بت کے پاس رہتے تھے خانہ کعبہ کے اور بتون کے ساتھ یہہ بھی فی النار کردیا گیا - حضرت فاروق بھی اس کے پجاری تھے -

۱۱ - قبیلہ دوس پجاریان ذو الکفین حضرت ابوہریرہ اسی قبیلہ کے تھے - عمرو بن دوسی نے بہ حکم آنحضرت اس بت کو جلادیا -

۱۲ - بنی حارث بن یشکر جو قبیلہ ازد سے تھے پجاریان ذو الشری -

۱۳ - بنی قزاعہ و لخم و جذام و عاملہ و غطفان پجاریان قیصر -

۱۴ - قبیلہ مزینہ پجاریان نہم -

اس بت کے پجاری خزاعی بن عبدنہم نے اس کو بہ ایمائے سرور کائنات توڑا

۱۵ - بنی عنزہ پجاریان سعیر -

اس کے نام پر قربانیان بہت ہوتی تھین -

۱۶ - بنی بکر بن وائل پجاریان عوص -

۱۷ - بنی دوسی و بنی خثعم و بنی بجیلہ پجاریان ذو الخلصہ -

یہہ بت مکہ سے سات دن کے فاصلہ پر مدینہ کے درمیان سنگ سفید کا تھا بحکم آنحضرت خاکستر کیا گیا -

۱۸ - ان بتون اور بت خانون کے علاوہ مناف - سعد - منات ثانی وغیرہم کے پجاری تھے چونکہ ان جملہ پجاریون کے افراد کثیر خلفاء ثلاثہ کے ممنون و مشکور تھے کیونکہ ان صاحبون نے ان اقوام و قبائل کے افراد مین سے کسی کی تکسیر بھی نہ پھوڑی تھی اور نہ ان کے کسی بت و بت خانہ کو توڑا تھا -

پس ان جملہ پجاریون اور ان کے متولیون کے بقیۃ السیف لوگون اور آئین ظاہر کے افراد کے اجماع سے پہلے خلافت غصب کی گئی اور بنظر انجام بینی ان دشمنان بنی ہاشم کو مالدار اور بعض کو عہدہ دار بنا دیا گیا پس جناب امیرؑ کی

خلافت ظاہری ان ہی اجماعی اثرات سے برباد ہوگئی۔ اور یہہ ان ہی
عداوتون کا نتیجہ تھا کہ بنی فاطمہ و سادات علویہ بلکہ جملہ پیروان عترت صدیون
عامل بہ تقیہ رہے اسپر بھی جب موقع ملا اُن اقوام و قبائل کی نسلون نے
شیعون کو تباہ و برباد کیا اور آج تک بھی بعض اہلسنت کا یہی برتاؤ سادات
بنی فاطمہ کے ساتھ ہے یہہ موانعات تھے جو جناب امیر علیہ السلام کے
خلیفہ ہونے پر بھی عرب کے بعض اقطاع تحت خلافت نہ تھے۔

نکتہ مذہب کی تبدیلی آسان امر نہین حالانکہ مذہب کی کوئی تنخواہ نہین پاتا
مگر فدائی ہوتا ہے پس چند سال و ماہ کے اندر اُن تمام جاہل متولیون
اور پجاریون کا دل سے مطیع اسلام ہوجانا فی الحقیقۃ عقل و عادات
انسانی کے خلاف ہے لہذا شیعون کا جو یہہ دعویٰ ہے کہ بعد سرور کائنات
چند ہی مومن زندہ تھے باقی جملہ منافق تھے یہہ بالکل سچ معلوم ہوتا ہے مگر
اپنے مذہب کی مجبوری سے اس بدیہی راز کو زبان سے نہین نکال سکتے اور
اس دعوی کا ثبوت قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔

بعض مقامات پر کچھ الفاظ زبان قلم سے بے اختیاری مین سخت نکل گئے
ہین اخلاق بزرگانہ سے اُمید ہے کہ معاف فرمائے جائین گے۔ مزاج وہاج
سے مطلع فرمایا جائے فقط۔ اداب نیاز قبول ہو۔ خدا حافظ و ناصر۔

العبد احمد سلطان خاور گورگانوی
مصطفوی چشتی ۲۸ صفر ۱۳۲۹ھ ہجری